... ہر انسر زنی ہیسے کی ... قادیان ضلع گورداسپور سے شائع ہوا

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینہون عن المنکر

سنہ ۱۹۱۳

بابت ماہ مئی

جلد ۸ نمبر ۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی

# تشحیذ الاذہان

ایڈیٹر صاحبزادہ مرزا ...

فہرست مضامین





قیمت سالانہ

عوام سے دو روپیہ

طلبہ سے ایک ...

... مینیجر ... پریس لاہور میں چھپ کر ... قادیان سے شائع ...

# وی پی آتے ہیں

ماہ جون کا پرچہ ان خاص مہربانوں کی خدمت میں وی پی ہوگا۔ جنھوں نے بلوجود باقاعدہ نوٹس پڑھ لینے ایک پیسہ کا کارڈ لکھنا پسند نہ کیا۔ اور دفتر کو ۲ فی پرچہ کے حساب سے پچاس روپے کا نقصان پہنچایا۔ اب تو چھ ماہ گذر چکے اسلئے بہت مہربانی ہوگی۔ اگر ۱۳ء کی قیمت ادا فرمائینگے اور اگر کوئی مانع ہو تو یہ خاص عنایت ہوگی۔ اگر ایک کارڈ پر لکھ دینگے۔ کہ ہمیں وی۔پی نہ بھیجو۔ ان بزرگان قوم کے نام سے رسالہ بند کردیا گیا۔ جنھوں نے ۱۲ء کا چندہ ادا نہیں فرمایا۔ اور پھر ہمیں جوابی کارڈوں کا جواب دینا بھی پسند نہ کیا۔ بہرحال ۱۳ء بلکہ ۱۱ء کا چندہ جو ان کے ذمے ہے۔ وہ تو ادا فرمائیں۔
بشرطیکہ میری آواز ان تک پہنچ سکے

## شرح اجرت اشتہارات

| | سال | چھ ماہ | تین ماہ |
|---|---|---|---|
| فی صفحہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| نصف ” | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| تہائی ” | لعہ | [illegible] | [illegible] |

اور ضمیمہ جو رسالہ کی تقطیع پر مطابق قواعد ڈاکخانہ وغیرہ ہو دو ورق تک اسکی تقسیم کروائی ۲۰ فیصدی ہوگی اور از بٹالہ تا قادیاں عہ علیحدہ اور اس سے زیادہ کے لئے فیصدی پر دو ورق پر زاید اور بالمقطع ۲۰۰ تعداد اشاعت جب تک رسالہ ایک پیسے کے ٹکٹ میں جاسکے عنہ نوٹ اشتہار کا مضمون پہلے دیکھکر منظوری دیجائیگی مینیجر کو اختیار ہوگا جسے چاہے کوئی اشتہار بند کرکے بقیہ قیمت واپس کردے

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

نَحمَدُہٗ وَنُصَلّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیمِ

رسالہ

# تشحیذ الاذہان

## بابت ماہ مئی ۱۳ ۱۹ء

نوٹ ضروری
یہ مضمون علیحدہ بقیمت
ایک [illegible] سکتا ہے
احباب منگوا کر تقسیم کریں

# "مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی"

اس پیشگوئی کے متعلق بہت سے اعتراضات شایع ہو رہے ہیں۔ اس لئے میں نے چاہا۔ کہ سلیم الفطرت منصف مزاجوں خدا ترس مومنوں کے لئے میں بھی اپنے فہم کے مطابق کچھ لکھ سکوں ✝

**اس پیشگوئی کا منشاء** سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک خط بنام مولوی محمد حسین بٹالوی میں رقمطراز ہیں۔ کہ

"اس پیشگوئی کی یہ بنیاد نہیں تھی۔ کہ خواہ نخواہ مرزا احمد بیگ کی بیٹی کی درخواست کی گئی تھی۔ بلکہ بنیاد یہ تھی۔ کہ یہ فریق مخالف جن میں مرزا احمد بیگ بھی ایک تھا۔ اس عاجز کے قریبی رشتہ دار

مگر دین کے سخت مخالف تھے۔ اور ایک ان میں سے عداوت میں اس قدر بڑھا ہوا تھا۔ کہ اللہ جل شانہ کو رسول اللہ صلعم کو علانیہ گالیاں دیتا تھا۔ اور اپنا مذہب دہریہ رکھتا تھا۔ اور نشان کے طلب کے لئے ایک اشتہار بھی جاری کر چکا تھا۔ اور یہ سب مجھکو مکار خیال کرتے تھے اور نشان مانگتے تھے۔ اور صوم وصلوۃ اور عقایدٔ اسلام پر ٹھٹھا کیا کرتے تھے۔ خدا تعالےٰ نے چاہا کہ ان پر اپنی حجت پوری کرے۔ سو اس نے نشان دکھلانے میں وہ پہلو اختیار کیا۔ جس کا ان تمام بیدین قرابتیوں پر اثر پڑتا تھا۔ خدا ترس آدمی سمجھ سکتا ہے۔ کہ موت اور حیات انسان کے اختیار میں نہیں۔ اور ایسی پیشگوئی جس میں ایک شخص کی موت کو اسکی بیٹی کے نکاح کے ساتھ جو غیر سے ہو۔ وابستہ کر دیا گیا۔ اور موت کی حد مقرر کر دیگئی۔ انسان کا کام نہیں"

اور اس سے پہلے دس جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں زیر رقم فرمایا

۱- اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا۔ اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے پاؤگے۔ جو اشتہار ۲۰- فروری ۱۸۸۸ء میں درج ہیں

۲- لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا۔ تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی بُرا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی۔ وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اُس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا اور اُنکے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑیگی۔ اور درمیانی زمانے میں بھی اس دختر کے لئے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئینگے

۳- اور تتمہ اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء میں فرماتے ہیں

ایک عرصہ سے یہ لوگ جو میرے کہنے سے اور میرے اقارب میں کیا مرد اور کیا عورت مجھے میرے الہامی دعاوی میں مکار اور دوکاندار خیال کرتے ہیں۔ اور بعض نشانوں کو بھی دیکھ کر قائل نہیں ہوتے اور انکا اپنا حال یہ ہے۔ کہ دین اسلام کی ایک ذرہ محبت ان میں باقی نہیں رہی اور قرآنی حکموں کو ایسا ہلکا سا سمجھ کر ٹال دیتے ہیں۔ جیسا کوئی ایک تنکے کو اُٹھا کر پھینکدے۔ وہ اپنی بدعتوں اور رسموں اور ننگ و ناموس کو خدا و رسول کے فرمودہ سے ہزار درجہ بہتر سمجھتے ہیں۔ پس خدا تعالےٰ نے انہیں انکی بھلائی کے لئے انہی کے تقاضا سے انہیں کی درخواست سے اس الہامی پیشگوئی کو جو اشتہار میں درج ہے ظاہر فرما دیا ہے۔ تاکہ وہ سمجھیں کہ وہ درحقیقت موجود ہے اور اسکے سوا سب کچھ ہیچ ہے

**برکت یا موت**

الغرض اس پیشگوئی کا مقصد ہرگز ہرگز لڑکی کا نکاح ایں لانا نہ تھا۔ بلکہ اپنے رشتہ داروں پر حجت الٰہی قائم کرنا اور انکو خدا کی ہستی اور اپنی صداقت کا ثبوت دینا جیسا کہ اقتباس مندرجہ بالا میں گزرا۔ اور ذیل کی سطور سے (جو ۱۰ مئی ۱۸۸۸ء کے نور افشاں میں چھپ چکی تھیں) واضح ہوتا ہے۔

۱۔ "خدا تعالےٰ نے اپنے الہام پاک سے میرے پر ظاہر کیا ہے۔ کہ اگر آپ اپنی دختر کلاں کا رشتہ میرے ساتھ منظور کریں۔ تو وہ تمام نحوستیں آپ کی اس رشتہ سے دور کر دیگا۔ اور آپکو آفات سے محفوظ رکھکر برکت پر برکت دیگا"

۲۔ "اگر یہ رشتہ وقوع میں نہ آیا۔ تو آپ کے لئے دوسری جگہ رشتہ کرنا ہرگز

مبارک نہ ہوگا۔ اور اس کا انجام درد اور تکلیف اور موت ہوگی"

۳۔ "یہ دونوں طرف برکت اور موت کے ایسے ہیں۔ کہ جن کو آزمانے کے بعد میرا صدق اور کذب معلوم ہو سکتا ہے۔ اب جس طرح چاہو آزما لو"

۴۔ "میری برادری کے لوگ مجھ سے ناواقف ہیں۔ اور خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ میرے کاموں کو ان پر بھی ظاہر کردے"

## یہ پیشگوئی نفسانی خواہش پر مبنی نہ تھی

ان ہر سہ اقتباسات سے یہ امر روزِ روشن کی طرح ظاہر ہے۔ کہ پیشگوئی کرنیوالے کا مقصد خدا کا جلال ظاہر کرنا ہے نہ کہ لڑکی کا نکاح میں لانا کیونکہ جیسا کہ حضور مغفور تحریر فرماتے ہیں۔ لڑکی تو اسوقت آٹھ یا نو برس کی تھی۔ اور آپ کے ادنیٰ سے اشارہ پر مریدین مخلصین ذات الدین ہمہ صفت موصوف لڑکیاں آپ کے حبالۂ عقد میں لانا اپنی سعادت دارین کا موجب سمجھتے۔ پس اس پر نفسانی افترا کا گمان کرنا اول درجہ کی حماقت یا انتہا درجہ کی شرارت ہے۔

آپ کے وہ پرائیویٹ خطوط اس معاملہ کے متعلق جو کسی نے بڑے فخر سے شایع کئے ہیں انکے مطالعہ سے میرا ایمان اتنا بڑھا ہے۔ کہ میں پاک فطرت ناظرین سے سفارش کرونگا۔ کہ وہ ضرور انہیں مطالعہ فرمادیں۔ کہ یہ شخص اللہ تعالےٰ اور اُسکے رسول مقبول کی محبت میں کسقدر گداز ہے۔ وہ اسکے نام کا جلال ظاہر کرنیکے لئے اپنے آپکو ہر تکلیف اور مصیبت میں ڈالنے کے لئے تیار ہے۔ ان خطوط کے کسی ایک فقرہ سے بھی اپنی ذاتی خواہش یا مجبوری نہیں ٹپکتی۔ بلکہ محض اللہ کے لئے اپنے قبیلہ کی ہدایت اور بکمال فراخدلی سے انہیں ان انعامات و برکات سے حصہ دینا منظور ہے۔ جو خدا نے آپ پر فرمائے۔ آپ ازراہ ہمدردی و سخاوت قلبی چاہتے ہیں۔ کہ حق سبحانہ کا وہ فضل و کرم اور غریب نوازی جو میرے شاملِ

حال ہے۔ اس سے میرے رشتہ دار بھی حصہ پائیں۔ اور اگر انکار کریں۔ تو پھر حسب سنت اللہ مستوجب سزا ٹھہراکر اللہ اور اسکے کلمات پر ایمان لائیں

مندرجہ ذیل فقرات میرے دعوے کی صداقت پر گواہ ہیں

(۱) "میں محض للہ ان لوگوں سے تعلق چھوڑنا چاہتا ہوں۔ جو مجھے ناچیز بتاتے ہیں اور دین کی پروا نہیں رکھتے"

(۲) "یوں تو مجھے کسی کی لڑکی سے کیا غرض کہیں جائے مگر یہ تو آزمایا گیا کہ جن کو میں خویش سمجھتا تھا۔ اور جن کی لڑکی کے لئے چاہتا تھا۔ کہ اسکی اولاد ہو۔ وہ میری وارث ہووے میرے خون کے پیاسے میری عزت کے پیاسے ہیں"

(۳) آپ انحراف نہ فرماویں کہ یہ آپ کی لڑکی کے لئے نہایت درجہ موجب برکت ہوگا۔ اور خدا تعالیٰ ان برکتوں کا دروازہ کھول دیگا۔ جو آپ کے خیال میں نہیں کوئی غم اور فکر کی بات نہیں ہوگی"

(۴) "آپ اپنے ہاتھ سے اس پیشگوئی کے پورا ہونیکے لئے معاون بنیں۔ تاکہ خدا تعالےٰ کی برکتیں آپ پر نازل ہوں خدا تعالےٰ سے کوئی بندہ لڑائی نہیں کر سکتا"

(۵) تتمہ اشتہار دس جولائی ۱۸۸۸ء کی مندرجہ ذیل عبارت ملاحظہ ہو "ہمیں اس رشتہ کی درخواست کی ضرورت نہیں تھی سب ضرورتوں کو خدا تعالےٰ نے پورا کر دیا تھا۔ اولاد بھی عطا کی۔ اور ان میں سے وہ لڑکا بھی جو دین کا چراغ ہوگا بلکہ ایک اور لڑکا ہونے کے قریب مدت تک وعدہ دیا۔ جس کا نام محمود احمد ہوگا۔ اور اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلیگا۔ پس یہ رشتہ جس کی درخواست کی گئی ہے۔ محض بطور نشان

کے ہے۔ تا خدا تعالےٰ اس کنبہ کے منکرین کو اعجوبہ قدرت دکھلا وے۔ اگر وہ قبول کریں تو برکت اور رحمت کے نشان انپر نازل کرے۔ اور ان بلاؤں کو دفع کر دیوے۔ جو نزدیک چلی آتی ہیں۔ لیکن اگر وہ رد کریں۔ تو ان پر قہری نشان نازل کر کے انکو متنبہ کرے"

ان خطوط کے متعلق جو یہ اعتراض ہے۔ کہ جب وعدہ ہو چکا تھا۔ تو پھر اسقدر کوشش کیوں کی منہاج نبوت سے پرلے درجے کی ناواقفیت پر مبنی ہے۔ تمام رسل سے لاغلبن انا و رسلی کا وعدہ ہے۔ مگر پھر بھی واقعات سے ظاہر ہے کہ انبیاء کرام اپنے غلبہ کے لئے تمام اسباب سے کام لیتے۔ باقی نہ تو ازدواج ثانی کی شریعت میں ممانعت ہے۔ اور نہ کسی کے نکاح کی درخواست اور اس میں سعی بلیغ کرنا ممنوع ہے بالخصوص اس صورت میں کہ نکاح کسی نفسانی خواہش پر مبنی نہ ہو۔ بلکہ محض اللہ کے نام کا جلال ظاہر کرنے کے لئے

**مقصد پورا ہوا یا نہیں ہے؟**

حضور مغفور کا جو مقصد اس پیشگوئی سے تھا۔ وہ رحمت اور عذاب دونوں صورتوں میں پورا ہو چکا۔ اور ہو رہا ہے عذاب کی صورت تو یہ ہے۔ کہ ۷۔ اپریل ۱۸۹۲ء میں احمد بیگ نے اس لڑکی کا ایک جگہ نکاح کر دیا۔ اور بموجب پیشگوئی تین برس کے اندر یعنی نکاح سے چوتھے مہینہ میں جو ۳۰ ستمبر ۱۸۹۲ء تھی فوت ہو گیا اس موت کا اثر تمام کنبے پر یہ ہوا۔ کہ وہ آخر کار اس شوخی و استہزا و علانیہ تکذیب و مخالفت سے باز آتے گئے۔ جس کی بنا پر یہ پیشگوئی تھی۔ اور وعید کی پیشگوئیوں میں اگر کوئی شرط ظاہری طور پر نہ بھی ہو۔ تو بھی یہ امر مسلمہ فریقین ہے۔ کہ وہ صدقہ اور استغفار اور انابت اور خشوع و خضوع و ترک تکذیب علانیہ سے ٹلجاتی ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں مشرکوں کی نسبت ہے وَمَا کَانَ اللّٰہ

مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ (الانفال ع ۴) اور فرعونیوں کا طرزِ عمل حضرت موسیٰ کے مقابلہ میں وَقَالُوْا يٰاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ۔ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ (الزخرف ع ۵) دیکھئے وہ نبی کو "ساحر" کہہ رہے ہیں مگر تھوڑے سے رجوع کے بدلے میں بھی عذاب ہٹا لیا جاتا ہے۔ حضرت شاہ عبدالقادر حاشیہ پر لکھتے ہیں۔ کہ بلا آتی مضطر ہوتے حضرت موسیٰؑ کی خوشامد کرتے انکی دعا سے دفع ہوتی پھر منکر ہو جاتے

غرض یہ مانا ہوا مسئلہ ہے۔ کہ انابت سے عذاب الٰہی میں تاخیر ہو جاتی ہے پس جب ایک خطرناک موت سے ان لوگوں نے حق کی طرف رجوع کیا۔ تو بقدر رجوع الی الحق کے ان موعودہ مصیبتوں اور تباہیوں میں کمی آتی گئی۔ جیسا کہ الہام مندرجہ تتمہ اشتہار ۱۰ ر جولائی ۱۸۸۸ء میں درج ہے رَأَيْتُ هٰذِهِ المراة واثر البكاء علىٰ وجهها فقلت ايتها المراة توبى فان البلاء على عقبك و المصيبة نازلة عليك يموت و يبقى منه كلاب متعددة میں نے اس عورت کو دیکھا۔ کہ رونے کا اثر اسکے چہرہ پر ہے اے عورت توبہ کر کہ بلا تیرے پیچھے ہے۔ اور مصیبت تم پر نازل ہونیوالی ہے وہ مریگا۔ یہانتک کہ کئی ان میں سے سلسلہ احمدیہ میں علانیہ داخل ہو کر ان برکات سے حصہ پانے لگے۔ جو خاندان نبوت کے لئے مخصوص و موعود تھیں۔ اور بعض جن کے لئے یہ مقدر نہ تھا۔ وہ فوت ہوئے مثلاً احمد بیگ کا لڑکا اسکی دو بہنیں اور ساس۔ میں جب اس پیشگوئی کے بارے میں شور و شرابہ سنتا ہوں۔ اور پھر دیکھتا ہوں۔ کہ جس خاندان کے بارے میں یہ پیشگوئی ہے۔ وہ تو ایمان سے زیادہ قریب ہے۔ تو حیران ہوتا ہوں۔ کہ بیرونی

لوگ ہے پیشگوئی پوری نہیں ہوئی کہہ کہکر کفر کر رہے ہیں۔ مگر یہ اندرونی لوگ دن بدن ہدایت پا رہے ہیں۔ حالانکہ پوری نہ ہونیکی صورت میں بُرا اثر اس خاندان پر پڑنا چاہیئے تھا۔ جسکے بارے میں یہ پیشگوئی تھی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ نشان اپنے پورے زور کے ساتھ پورا ہو چکا ہے۔ اور انکے دل گواہی دے اٹھے ہیں۔ کہ جو کچھ خدا کے مامور نے فرمایا وہ حق تھا۔ اور ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا احمد بیگ مرزا امام الدین مرزا نظام الدین فوت ہو چکے ہیں۔ اور مرزا احمد بیگ کے خاندان کے اکثر آدمی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں ۔

اس خاندان کا سردار محمود بیگ نہایت اخلاص سے بیعت میں داخل ہوا۔ اور مرزا احمد بیگ کی لڑکی جو مرزا احسن بیگ کے نکاح میں ہے۔ وہ احمدی ہو گئی۔ بلکہ مرزا احسن جو مرزا احمد بیگ کی بیوی کی بہن کے لڑکے ہیں۔ بیعت میں داخل ہیں۔ اور دوسری دو لڑکیاں ہرگز مخالف نہیں بلکہ ایک تو سلسلہ سے بہت عقیدہ رکھتی ہے۔ اور درس قرآن اور مرزا احمد بیگ کی بیوی لڑکا اور پوتا بھی ہرگز مخالف نہیں۔ نہ کبھی مخالفت میں حصّہ لیا۔ بلکہ احمدیوں کے ساتھ اچھّے تعلقات ہیں

مرزا امام الدین کی لڑکی بھی بیعت میں داخل ہے۔ یہی لوگ تھے۔ جو اس نشتہ کے مانع تھے

غرض اس خاندان میں وہ زور مخالفت ہرگز نہیں۔ بلکہ عقیدہ سے قریب ہوتے جاتے ہیں۔ پس جس حد تک پیشگوئی کے مقاصد کا سوال تھا۔ وہ قریبًا پورا ہو چکا۔ باقی رہا لڑکی کا نکاح میں آنا سو وہ کوئی اصل نہ تھا۔ بلکہ وہ ذریعہ منشاء ایزدی تھا۔ اللہ نے بکمال حکمت بالغہ سے دوسرے طور پر اسکو پورا کر دیا۔ اور ایک منصف مزاج خدا ترس انسان کے لئے اسقدر کافی ہے ۔

**ایک نہیں کئی نشان پورے ہوئے**

مگر ہم مکذب کو اسکے گھر تک پہنچانے کے لئے اور بھی غور کرنے کو تیار ہیں۔ اس پیشگوئی میں بہت سی پیشگوئیاں تھیں چنانچہ آپ اسی دس جولائی ۱۸۸۸ء میں فرماتے ہیں الہام اس بارے میں یہ ہے۔ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَکَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُوْنَ ط فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَیَرُدُّھَا اِلَیْکَ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ اَنْتَ مَعِیَ وَاَنَا مَعَکَ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

**پہلا نشان** یہ کہ نکاح سے انحراف ضرور ہوگا۔ جیسا کہ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا اور یَرُدُّھَا اِلَیْکَ سے ظاہر ہے۔ چنانچہ ایسا ہوا۔ کہ انہوں نے حضد سے درخواست نکاح کو نہ مانا

**دوسرا نشان** یہ کہ جبتک نکاح غیر سے نہ ہو۔ والد دختر کا زندہ رہنا۔ چنانچہ ۵ سال بعد یعنی جب تک اس لڑکی کا نکاح کسی دوسری جگہ نہ کیا گیا۔ زندہ رہا

**تیسرا نشان** یہ کہ نکاح کر دینے کے بعد تین سال کے اندر یعنی چھ مہینے بھی نہ گزرنے پائے۔ کہ حسب پیشگوئی فوت ہوگیا

**چوتھا نشان** اس لڑکی کا ان واقعات کے ہونے تک زندہ رہنا

**پانچواں نشان**۔ خود حضرت اقدس مسیح موعود کا ان وقوعوں تک زندہ رہنا

**چھٹا نشان**۔ اگر نکاح کر دے۔ تو پھر تین سال کے اندر نہیں فوت ہوگا جیسا کہ اُسکے خلاف نکاح کر دینے کی وجہ سے تین سال کے اندر مر جانا۔ اس دعوے کے صدق پر دلیل ہے۔

**ساتواں نشان**۔ اس پیشگوئی کے بارے میں ایسے امور پیش آئینگے۔ کہ دشمنونکو

ہنسی اور استہزاء کا موقعہ ملیگا۔ اور وہ ایذا رسانی کی مختلف تجویزیں کرینگے۔ مگر اللہ انکے شر سے محفوظ رکھنے کے لئے تجھے کافی ہوگا۔ یہ بات بھی اظہر من الشمس ہے کہ ان مخالفوں کی مخالفت کوئی ضرر بھی نہ پہنچا سکی۔ اور ان سب کے لئے اللہ کافی ہوگیا کہ حجر و شجر اور در و دیوار اپنی اپنی زبان میں شہادت دے رہے ہیں جسکو یقین نہ آئے۔ وہ قادیان میں اب موجودہ صورت حالات و نقشہ مکانات و گذشتہ واقعات و سوانحات سے دیکھ لے۔ کیونکہ وہ جو مٹانا چاہتے تھے خود مٹ گئے۔ اور آپ کی اور اپنی زندگی ہی میں ایسے بیدست و پا ہوئے۔ کہ مار مانکر رہ گئے

**آٹھواں نشان** کہ لڑکی کا نکاح غیر سے ضرور ہوگا۔ جبھی تو یردھا الیک فرمایا۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ کی ماں کو فرمایا رادوہ الیک یعنی حضرت موسیٰ پہلے کسی کے قبضے میں آئینگے پھر تجھے واپس دلائے جاینگے

**نواں نشان** لاتبدیل لکلمٰت اللہ سے بتایا۔ کہ یہ سب باتیں ضرور ہونیوالی ہیں۔ اور کسی روکنے والے کی روک انکے وقوع میں آڑے نہیں آئیگی۔ چنانچہ جو وعدے ہوئے۔ وہ سب پورے ہوئے

**دسواں نشان**۔ ان ربک فعال لما یرید سے بتا دیا۔ کہ خود ملہم بھی اپنی اجتہادی رائے سے کسی وعدہ کا ایفا مغائر اس صورت کے جو علم الٰہی میں ہے سمجھ لیگا۔ تو وہ نہیں ہوگا

**گیارہواں نشان** جیسا کہ ابتدائی اقتباس مندرجہ صفحہ ۲۱۱، ۲۱۲ سے واضح ہے یہ پیشگوئی کی کہ اس خاندان کے وہ ممبر جو نکاح کے معاون اور اس سلسلہ میں داخل ہونیوالے ہونگے وہ تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پائینگے چنانچہ جو بیعت کر چکے ہیں۔ آپ ان سے شہادت لے سکتے ہیں۔ کہ وہ انواع و اقسام

کی برکات سے متمتع ہوئے اور جو نکاح کے مخالف اور اس سلسلہ کے حق میں بدگو ہونگے وہ تنگی اور مصیبت پائینگے چنانچہ یہ امر بھی ایسے لوگوں کے انجام اور حالات سے ظاہر ہے جس کے بارے میں شک یا انکار ہو۔ ہم بفضل اللہ ایک حد تک کھولکر بیان کرسکینگے۔

**بارہواں نشان** انت معی و انا معك فرماکر حضور مغفور کے انجام کا حال بھی بتادیا۔ آپ نے اللہ کے ساتھ جو اپنی معیت کا ثبوت دیا۔ وہ آپ کی تحریرات تقریرات اور اعمال سے ظاہر ہے۔ کیونکہ آپ ہر ابتلا میں ثابت قدم رہے۔ اور ایساوفادارانہ تعلق ابراہیمی شان کے ساتھ خدا تعالےٰ سے قائم رکھا۔ کسی شخص کے بارے میں اسکے یوم الوفات تک یہ پیشگوئی بجز اعلام الٰہی نہیں ہوسکتی۔ کہ وہ اخیر وقت تک اپنے صدق پر قائم رہیگا۔ اور اللہ نے آپ کے ساتھ ہونیکا ثبوت یہ دیا۔ کہ آپ کے جملہ مقاصد کو پورا کردیا۔ آپ نے ایک جماعت خدا پرستونکی جو قرآن کے مطیع نبی کریم کی سنت پر فدا ہونے والے ہوں۔ اور اسلام کا درد اپنے دل میں رکھتے ہوں بنانی چاہی وہ بن گئی۔ اور ایسے گاؤں میں انکا اعلیٰ و اخص حصہ جمع ہوا جسے لباس زبان معاشرت کسی پہلو سے بظاہر فوقیت نہیں دی جاسکتی۔ پھر وہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ اور آپ کے انفاس قدسیہ کی طفیل ہر میدان میں مظفر و منصور ہے پھر آپ کی اولاد کو بڑھایا۔ انکے اموال و افعال و اعمال میں برکت دی انکو دیندار بنایا۔ جس نے آپ کی ہلاکت کا بیڑا اٹھایا۔ وہ خود ہلاک ہوا۔ جس نے آپکو ذلیل کرنا چاہا۔ وہ خود ذلیل ہوا۔ جو آپ کے قدموں پر گرا۔ وہ اونچا ہوا۔ اور جس نے آپ کے مقابل میں برتری چاہی وہ گرایا گیا۔ اس سے زیادہ انا معك کا ثبوت کیا ہوسکتا ہے

این سعادت بزور بازو نیست ❖ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

## تیرہواں نشان

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودًا میں فرمایا کہ وہ وقت آتا ہے۔ کہ خدا تجھے مقام ستائش میں اٹھائیگا۔ ایک دنیا جانتی ہے۔ کہ ۱۸۸۸ء میں جو مرزا صاحب تھے وہ اب ۱۳۲۸ھ میں نہیں اسوقت اور اسکے بعد بدگوؤں کا ہجوم تھا۔ مگر اب مدح وستائش کرنیوالوں کا انبوہ ہے ہر ایک گاؤں میں جہاں احمدی ہیں۔ دیکھا جا سکتا ہے۔ جو لوگ پہلے ذم کرتے تھے۔ اب مدح کرتے ہیں۔ اور وہ مانتے ہیں۔ کہ آپ اسلام کے سچے خدمتگذار اور مقبول بارگاہِ صمدی تھے۔ جن انجمنوں اور جلسوں میں آپ پر کفر کے فتوے لگائے جاتے اور تبرّے بولے جاتے تھے۔ وہیں سے آپ کے ادنیٰ خدام کی طلبی کی درخواستیں آتی ہیں۔ کہ آکر ہمارے جلسے کی رونق بڑھائیے اور ہدایت دیتے جائیے۔ کہنے والوں نے آپکو مشورہ دیا۔ کہ آپ تمام مذاہب باطلہ اور فرقہائے اسلامیہ کا رد نہ کیجئے۔ کسی سے میل بھی رکھئے۔ تاکہ نفرت پیدا نہ ہو۔ مگر آپ نے فرمایا میں حق کہنے سے باز نہیں آؤنگا۔ دنیا کے فرزندوں کی نظر میں آپکا یہ طرز عمل نفرت پھیلانیوالا گالیاں دلوانے والا تھا۔ مگر آپ اپنی پچیس سالہ قبل از وقت موجودہ کی پیشگوئی کے مطابق مقام ستائش میں اٹھائے گئے ❖

## پورے تیرہ نشان کے صداقت کے ثبوت ہیں

یہ مسلّم مسئلہ ہے کہ نبوت کا دعویٰ کرکے کوئی سچی پیشگوئی پر قادر نہیں ہو سکتا۔ بلکہ پیشگوئی کا پورا ہونا نشان صدق ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم اگر یہ سچا ہے تو جو وعدہ کرتا ہے اسکا بعض ضرور پہنچیگا اور ثبوت ہے پیشگوئی کرنیوالے کے نبی ہونیکا چنانچہ قرآن مجید میں آیا ہے فلا

يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (اپنے غیب پر بکثرت و غلبہ مطلع نہیں کرتا مگر اپنے برگزیدہ رسول کو) خدا تعالے ایک مفتری کی پیشگوئی کو جو ایک جھوٹے دعوے کے لئے بطور شاہد صدق بیان کی گئی ہرگز سچی نہیں کر سکتا وجہ یہ کہ اس میں خلق اللہ کو دھوکہ لگتا ہے۔ پس میں ان تیرہ نشانوں کو پیش کر کے مخالف عقیدہ کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ ان میں سے ایک نشان کی نظیر بھی کسی جھوٹے مدعی نبوت میں دکھائے اور مجھے بتائے کہ اس نے ان تیرہ زبردست نشانوں سے کیا فائدہ اٹھایا۔ جو وہ چودھویں نشان پر اپنی کم فہمی و نادانی سے اعتراض کرتا ہے حالانکہ میری نگاہ میں تو وہ بھی چودھویں کے چاند کی مانند اپنی نور ریزی سے ضیاء بخش دیدۂ ایمان ہے مگر ؎ آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب

## چودھواں نشان

**قوم کے اعمال ایفاء وعدہ میں آڑے جاتے ہیں**

ابتدا میں بیان ہو چکا ہے۔ کہ اس نکاح کی درخواست انکو برکات خاندان نبوت سے متمتع کرنے کے لئے تھی۔ مگر ان لوگوں نے اپنی نادانی سے ان برکتوں کو نہ چاہا تو خدا نے اپنا وعدہ بدل دیا۔ اور ان برکات سے انکو محروم کر دیا جیسا کہ حضرت موسیٰ کی قوم کو کر دیا۔ آیت ملاحظہ ہو يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ المائدہ ع ۴ اے قوم اس مقدس سرزمین میں داخل ہو۔ جو خدا نے تمہارے لئے لکھدیا ہے اور مقابلہ میں پیٹھ نہ پھیرنا۔ ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔ اس کتب اللہ لکم پر غور پڑھئے۔ کہ وہ سرزمین انکے لئے وعدہ ہو چکی ہے۔ مگر وہ اس سے محروم رہتے ہیں چنانچہ آگے آتا ہے فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً

يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ - یہ ملک چالیس سال انکو نصیب نہیں ہوگا جنگلوں میں مارے مارے پھرینگے - ان نافرمانوں پر غم نہ کھانا -

اس بات کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے - کہ لڑکی کے نکاح میں خود حضرت اقدسؑ کا کوئی خاص فائدہ نہ تھا - کہ نکاح نہ ہونیکی صورت میں آپکا کوئی حرج لازم آتا جیسا کہ پیشگوئی کے الفاظ اور خطوط کی عبارات اور پیش آمدہ حالات سے واضح ہے بلکہ اللہ تعالےٰ نے اپنی حکمت بالغہ سے اسکو ایک نشان بنا دیا - اور اس نشان کا رحمت یا عذاب ہونا نکاح کر دینے والوں کے طرز عمل پر موقوف رہا - اگر رضامندی سے کر دیں - تو برکتوں سے حصہ لیں - اور اگر نہ کریں - تو برکتوں سے محروم رہیں - اور موت و تنگی و مصیبت و تفرقہ کی سزا پائیں - اور اس قسم کی شرطی پیشگوئیاں سوا نبی کے کوئی نہیں کر سکتا نہ نجومی نہ کاہن - نہ اٹکل باز - حضرت صالح کی اونٹنی ایک معمولی اونٹنی تھی - لیکن خدا نے اس قوم کو نشان دینے کے لئے اسی کو ایۃً بنا دیا - اور فرمایا - کہ اب تم اسکو ایذا دوگے تو سزا پاؤگے - غرض کہ قوم کے اعمال کسی وعدے کے پورا ہونے میں آڑے جاتے ہیں

**وعدہ میں تغیر و تبدل ہو سکتا ہے**

پھر سنت اللہ میں تدبر کرنے سے معلوم ہوتا ہے - کہ جو وعدہ کسی نبی سے ہو - اس میں تغیر و تبدل بھی ہو سکتا ہے - اور اس کو عدم ایفاء وعدہ نہیں کہتے - پارہ ۹ سورہ اعراف رکوع ۷ میں ذکر ہے - وَ وٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّ اَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ اور موسیٰ سے ہمنے تیس رات کا وعدہ کیا - پھر دس رات بڑھا کر تیس کو چالیس کر دیا - دیکھئے ان دس راتوں کے بڑھنے سے قوم کو ایسا

---

لے اتممنٰھا میں اس بات کا اقرار ہے کہ تیس رات کا وعدہ پورا نہیں ہوا

ابتلاء پیش آیا۔ کہ وہ اس خدائے حیّ و قیوم کو چھوڑ کر ایک بچھڑے کی پوجا کرنے لگے مگر کسی مسلمان کا عقیدہ نہیں۔ کہ خدا نے اپنے وعدہ کو پورا نہیں کیا۔ بلکہ قرآن مجید میں امتنانًا فرمایا۔ اور ہم عام دنیا کے دستور العمل میں بھی یہی دیکھتے ہیں۔ کہ استاد اپنے شاگرد سے ایک انعام کا وعدہ کرتا ہے۔ لیکن اگر شاگرد امتحان میں اچھا نکلے اور اُستاد اس انعام میں تبدیلی کر دے۔ یعنی اس موعودہ شے کی بجائے اس سے اچھی کوئی چیز دے تو کوئی نہیں کہتا۔ کہ استاد نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا۔ بلکہ کہینگے کہ وعدہ کو بطور احسن پورا کر دیا۔ اسی طرح جب ان لوگوں نے ان برکات سے متمتع نہ ہونا چاہا۔ تو ایک طرف خدا نے ان لوگوں کو محروم رکھا اور دوسری طرف اپنے خاص بندے اور پیارے عبد کو اس سے بڑھکر انعامات سے سرافراز فرمایا۔ کہ جس کے سامنے اس انعام زیر بحث کی کچھ حقیقت نہیں رہتی نکاح سے جو جو انعام متصور ہو سکتے ہیں سکینت رحمت مودۃ نیک اور دیندار لائق۔ خوبصورت اولاد اپنے باپ کے مقاصد کو پورا کرنیکی صلاحیت رکھنے والی وغیر ذالک وہ سب پہلے نکاح ہی کے ذریعے دیدیئے

**وعدے کے سمجھنے میں مامور غلطی کھا سکتا ہے**

خدا تعالےٰ اپنے وعدے کو ضرور پورا کرتا ہے۔ مگر یہ ضروری نہیں کہ جس رنگ میں عاجز انسان سمجھے اسی میں پورا ہو۔ بلکہ جس رنگ میں اور جس طرح پر اور جس وقت وہ اپنے کامل علم کی رُو سے مناسب سمجھے اور چاہے اس وعدہ کا ظہور کر دیتا ہے۔ حضرت نوح سے ایک وعدہ ہوتا ہے کہ تو اور تیرے اہل بچائے جائینگے۔ لیکن اس اہل کا مفہوم سمجھنے میں حضرت نوح غلطی کرتے ہیں۔ جیسا کہ اس آیت سے واضح ہے۔ وَنَادٰی نُوحٌ رَّبَّہٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَھْلِیْ۔ وَاِنَّ وَعْدَکَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْنَ۔ قَالَ یَا نُوْحُ اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِکَ

دیکھئے حضرت نوح کس دعوی اور ثبات اور زور کے ساتھ اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ کہ میرا بیٹا یقیناً میرے اہل سے ہے۔ اور اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ تیرا وعدہ حق ہے۔ اور تو احکم الحاکمین ہے۔ اللہ تعالےٰ جواب میں فرماتا ہے۔ یہ تیرے اہل سے ہیں۔ اس نکتہ کو سمجھنے سے بہت سے اعتراضات کا جواب ہو سکتا ہے جو حضرت اقدس کے بعض تشریحی الفاظ کا اصل مطلب نہ سمجھتے ہوئے کئے جاتے ہیں پھر ایک آیت ہے سَاُورِیْکُمْ اٰیَاتِہٖ فَتَعْرِفُوْنَھَا (ہم تمہیں اپنے نشان دکھائینگے اور تم انہیں اسوقت پہچانو گے) اس سے ظاہر ہے کہ پیشگوئی کے ظہور پر الہام کے اصل معنے کھلتے ہیں۔ اس سے پہلے جو تشریحات کی جائیں۔ ان میں غلطی ہو سکتی ہے۔ حضرت اقدس نے اگر نظر بحالات موجودۃ الوقت اگر کوئی کلمہ لکھا ہے۔ تو وہ اس ذیل میں رکھا جائے گا

**وعدے میں بعض مخفی شرائط ہوسکتی ہیں**

پھر یہ بھی ممکن ہے بلکہ اغلب کہ اللہ تعالےٰ کوئی وعدہ فرمائے اور اس میں کوئی مخفی شرائط ہوں۔ جن سے اولیایا اخیر تک خود مامور کو بھی اطلاع نہ ہو۔ اور ان شرائط کیوجہ سے وہ وعدہ اس رنگ میں پورا نہ ہو جس میں وہ سمجھا گیا۔ اللہ تعالےٰ بدر میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح کا وعدہ فرماتا ہے جیسا کہ وَاِذْ یَعِدُکُمُ اللّٰہُ اِحْدَی الطَّآئِفَتَیْنِ اَنَّھَا لَکُمْ (الانفال ع ۱۵ ۹) سے ظاہر ہے اور مولوی فیروز الدین صاحب پیارے نبی کے پیارے حالات میں لکھتے ہیں۔ قبل اسکے کہ آپ مدینہ سے روانہ ہوں۔ ایک ربانی الہام کے موافق آپ نے اپنے جاں نثار صحابہ کو اطلاع دی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مجھ پر منکشف کر دیا ہے کہ دونوں گروہوں میں سے ایک نہ ایک پر تم ضرور فتح و نصرت حاصل کرو گے باوجود اس وعدہ حتمی کے آپ رو رو کر دعا فرماتے تھے ان اَھْلَکْتَ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃَ فَلَنْ تُعْبَدَ فِی الْاَرْضِ اَبَدًا

کیونکہ آپ اس سے ڈرتے تھے۔ کہ شاید اس وعدے کے اندر کوئی مخفی شرائط ہوں۔ جو پوری نہ ہوسکیں۔

اسی طرح ہم دیکھتے ہیں۔ کہ "یردھا الیک" اور اس الہامی عبارت سے کہ "جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی۔ وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک فوت ہو جائیگا"

موجودۃ الوقت صورت حالات میں یہی سمجھا گیا۔ کہ اڑھائی سال کے اندر موت واقع ہوگی۔ اور پھر یردھا الیک کی بات پوری ہوگی۔ لیکن جیسا کہ وعید کی پیشگوئی میں مسلّمہ بات ہے۔ کہ توبہ استغفار خشوع وخضوع انابت سے عذاب ٹلجاتا ہے۔ جب اڑھائی سال کی مدت نہ رہی بلکہ یہ عذاب پھر شوخی و شرارت دکھانے تک ملتوی رہا۔ تو ساتھ ہی یہ بھی لازم ہوگیا۔ کہ یردھا الیک کا وعدہ کسی اور رنگ میں پورا ہو۔ چنانچہ حضور مغفور نے حاشیہ انجام آتھم صفحہ ۳۲ سطر ۳ لغایت ۵ میں بڑے زور سے لکھا ہے کہ

"فیصلہ تو آسان ہے احمد بیگ کے داماد سلطان محمد کو کہو کہ تکذیب کا اشتہار دے پھر اسکے بعد جو میعاد خدا تعالےٰ مقرر کرے۔ اگر اس سے اسکی موت تجاوز کرے تو میں جھوٹا ہوں"

اور سطر ۹ تا ۱۱ میں ہے۔ کہ

"ضرور ہے کہ یہ وعید کی موت اس سے تھمی رہے جب تک کہ وہ گھڑی آجائے کہ اسکو بیباک کردے سو اگر جلدی کرنا ہے تو اٹھو اور اسکو بیباک اور مکذب بناؤ۔ اور اس سے اشتہار دلاؤ۔ اور خدا کی قدرت کا تماشا دیکھو"

باوجود ان غیرت دلانے الفاظ کے جو پیشگوئی کو جھوٹا سمجھنے والوں کے لئے ایک تازیانہ کا کام دے سکتے ہیں جب اس خاندان کے لوگوں نے روز بروز خاموشی

اختیار کی اور مخالفت چھوڑ دی۔ اور خود داماد احمد بیگ غیر معمولی طور پر صلاحیت حال کی طرف متوجہ ہؤا۔ اور اقرب الی الایمان ہوتا گیا۔ تو پھر یہ وعید کی موت رُک گئی۔ اور اگرچہ پورا ایمان نہ لانے کی وجہ سے ان برکات موعودہ سے حصّہ نہ پایا۔ مگر مزا اسی قدر اپنے رجوع کے بچا رہا۔ دوسری طرف اللہ کا اپنے مامور سے جو وعدہ تھا۔ چونکہ وہ مشروط بہ شرائط تھا۔ جن میں سے بعض مخفی شرائط واقعات سے ظاہر ہوگئیں۔ اسلئے وہ دوسرے رنگ میں بدل دیا گیا۔

**مرزا سلطان محمد صاحبکا عقیدہ**

مینے لکھا ہے۔ کہ سلطان محمد صاحب نے اس پیشگوئی کے بعد شوخی سے کام نہیں لیا۔ بلکہ وہ حضور مغفور سے غایت درجہ کا حسن ظن رکھتے ہیں۔ اور اپنے حال میں انہوں نے بہت کچھ تغیر کر لیا ہے جب ادنیٰ سے رجوع سے وعید ٹلجاتا ہے۔ تو اس درجہ صلاحِ حال کی صورت میں تو ضروری ہو جاتا ہے۔ کہ وہ عذاب رُک جائے۔ میرا یہ لکھنا بغیر ثبوت کے نہیں۔ میں مرزا سلطان محمد صاحب داماد مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کا تازہ خط نقل کرتا ہوں اسکو پڑھکر ہر ایک منصف مزاج اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے

السلام علیکم۔ نوازش نامہ آپکا پہنچا۔ یاد آوری کا مشکور ہوں۔ میں جناب مرزا جی صاحب مرحوم کو نیک بزرگ

اصل خط کے لئے دیکھو اگلا صفحہ ۲۲۷

اسلام کا خدمت گزار۔ شریف النفس خدایاد۔ پہلے بھی اور اب بھی خیال کر رہا ہوں مجھے اُنکے مریدوں سے کسی قسم کی مخالفت نہیں ہے۔ بلکہ افسوس کرتا ہوں۔ کہ چند ایک امورات کی وجہ سے اُنکی زندگی میں اُنکا شرف حاصل نہ کر سکا

نیازمند سلطان محمد

السلام علیکم — نوازش نامہ ریکارڈ پہنچا — یاد دہی کا شکریہ

میں جناب مرزا جی صاحب مرحوم کو — ایک بزرگ
اسلام کا ہمدرد و غمگسار — شریف النفس — خدا یاد —
پہلے بھی اور اب بھی خیال کرتا ہوں — مجھے اونکے
مریدوں سے کسی قسم کی مخالفت نہیں ہے — مگر افسوس
کرتا ہوں — کہ خدا ایسا موقع کی وجہ سے اونکی زندگی
میں اونکی ملاقات کا شرف حاصل نہ کر سکا —

حسن نظامی

**وعدے کے بہت سے حصوں کا پورا ہو جانا دلیل صدق ہے**

وَاِنْ یَّکُ صَادِقًا یُّصِبْکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُکُمْ سے ظاہر ہے۔ کہ کسی صادق کے صدق کے لئے اتنا کافی ہے۔ کہ جو وعدہ اس نے دیا ہے۔ اسکا بہت سا حصہ پورا ہو جائے۔ یہ نشان زیر بحث اپنے اندر چودہ نشان رکھتا ہے۔ جس میں تیرہ نہایت صفائی سے پوری شوکت کے ساتھ خارق عادت طور پر پورے ہو گئے۔ پس اسکے چودہویں حصہ کی بنا پر کسی کو تکذیب کا حق نہیں پہنچتا

**ضروری نہیں کہ تمام وعدہ نبی کی زندگی میں پورا ہو**

قرآن مجید میں نبی کریم صلعم سے کئی وعدے ہیں۔ جن کے ظاہری منطوق سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کی زندگی میں پورے ہونگے مگر وہ بعد میں پورے ہوئے چنانچہ جناب باری سے ارشاد ہوتا ہے فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ فَاِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّکَ فَاِلَیْنَا یُرْجَعُوْنَ

۲۴/۱۴ صبر کر اللہ کا وعدہ برحق ہے۔ پس جو جو وعدے ہم انکے بارے میں کرتے ہیں۔ یا تو تمہیں دکھائیں یا تجھے وفات دیدیں۔ ہماری طرف ہی انکو لوٹ کر آنا ہے پارہ ۱۱ رکوع ۱۰ میں بھی یہی آیت ہے جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مَا کَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ یَّاْتِیَ بِاٰیَۃٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ کہ نشان دکھلانا رسول کے اختیار میں نہیں۔ اور مَتٰی ھٰذَا الْوَعْدُ کے جواب میں لَآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ میں اپنے نفع و نقصان کا بھی کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ ایسا ہی اس پیشگوئی کے الفاظ میں فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ لکھا ہے جس سے اسی بات کی طرف اشارہ نکلتا ہے۔ کہ اللہ جب چاہیگا۔ اور جس رنگ میں چاہیگا یردھا الیک کو پورا کریگا چنانچہ آخری کلمہ پیشگوئی سے یہ بھی بتا دیا ہے۔ کہ آپکی زندگی میں ایسا نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ کسی اور کا عہد ہے۔ جب

آپ مقام محمود میں مبعوث ہونگے

**ضروری نہیں کہ جس سے وعدہ کیا جائے اسی کو ملے**

یہ اعتراض کہ یرد ھا الیک کا وعدہ آپ سے تھا اور آپ تو فوت ہو چکے صحیح نہیں۔ کیونکہ اس وعدہ کی ایفا میں ایک شرط تھی۔ وہ یہ کہ اوّلاً وہ شخص وعیدی موت سے فوت ہو۔ کیونکہ اصل اس پیشگوئی کا تو وعید ہی ہے۔ جس میں توبی توبی کی شرط لگی ہوئی ہے چنانچہ حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں

"یہ پیشگوئی اس قوم کے ڈرانے کے لئے ہے جن کی طبیعتوں میں الحاد اور ارتداد غلبہ کر گیا تھا۔ اسی وجہ سے خدا نے اس پیشگوئی کے پہلے کلمات میں ہی فرمایا۔ کہ یہ لوگ میری آیتوں کی تکذیب کرتے اور میرے نشانوں کو ٹھٹھا کرتے ہیں۔ پس جب کہ یہ پیشگوئی انذار و تخویف پر مشتمل تھی۔ اور موت کے وعدے محض عذاب کے طور پر تھے اسلئے ضروری تھا کہ خدا تعالیٰ عذاب اور تاخیر عذاب میں اپنی سنت اور عادت کا اسجگہ بھی پابند ہو"

پس یرد ھا الیک بطور ایک فرع کے ہے۔ دوم یٰقوم ادخلوا الارض المقدسة التی کتب اللہ لکم کا صریح فرمان اور اس میں موسیٰ علیہ السلام اور اسکے ساتھیوں کے لئے اس سرزمین کا لکھا جانا فرمانا اور پھر یہ ایک امر واقع کہ وہ ساتھی اور خود حضرت موسیٰ وعدے کی زمین سے پہلے فوت ہو گئے یہ ظاہر کرتا ہے کہ جس سے وعدہ کیا جائے۔ اسی کو ملنا ضروری نہیں۔ بلکہ

**تابع متبعین کے حکم میں**

تابعین جو ہوتے ہیں۔ وہ ایسے وعدوں کے لئے متبوع کے حکم میں ہوتے ہیں۔ اور میں اپنے قیاس سے نہیں کہتا۔ بلکہ مندرجہ ذیل حدیث بھی اسپر شاہد ہے۔ کنز العمال۔ کتاب الغزوات جزو ۵ صفحہ ۲۷۸

عن البراء بن عازب قال لما كان حيث امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بحفر الخندق عرضت لنا في بعض الخندق صخرة عظيمة شديدة لا تاخذ منها المعاول فاشتكينا ذلك الى رسول الله صلعم فجاء رسول الله صلعم فلما رأى القى ثوبه واخذ المعول فقال بسم الله ثم ضرب ضربة فكسر ثلثها وقال الله اكبر اعطيت مفاتيح الشام والله اني لابصر قصورها الحمر الساعة ثم ضرب الثانية فقطع الثلث الاخر فقال الله اكبر اعطيت مفاتيح فارس والله اني لابصر قصور المدائن الابيض ثم ضرب الثالثة فقال بسم الله فقطع بقية الحجر وقال الله اكبر اعطيت مفاتيح اليمن والله اني لابصر ابواب صنعاء من مكاني هذه الساعة۔

یہ حدیث فتح الباری میں بھی باسناد حسن درج ہے۔ اسکا ترجمہ یہ ہے۔ کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے ہمیں خندق کھودنیکا حکم دیا۔ ایک مضبوط و سخت چٹان سی اس میں آگئی۔ جس میں ہتھیار کام نہیں کرسکتا تھا۔ اسلئے رسول اللہ کے حضور شکایت عرض کی گئی۔ آپ تشریف لائے اور اپنا کپڑا رکھکر کدال کو ہاتھ میں لیا۔ اور فرمایا بسم اللہ پھر ایک ضرب لگائی اور اسکا تیسرا حصہ کاٹ دیا اور فرمایا اللہ اکبر

مجھے شام کے خزانے اور چابیاں دیگئیں

اور میں اسکے سرخ سرخ محل اسوقت اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں پھر دوسری ضرب لگائی تو ایک تہائی اور وہ پتھر کٹ گیا فرمایا اللہ اکبر

فارس کے خزانے اور چابیاں مجھے دیگئیں

اور میں مدائن کے محل دیکھ رہا ہوں۔ پھر تیسری چوٹ لگائی۔ تو تمام صخرہ کا ٹا گیا فرمایا اللہ اکبر مجھے یمن کے خزانے اور چابیاں عطا کی گئیں اور میں صنعاء کے دروازے یہیں سے اسوقت دیکھ رہا ہوں۔

دیکھئے اس حدیث میں اعطیت کا لفظ ہے جو تمام پیشگوئی کی جان ہے مگر تمام تاریخی دنیا جانتی ہے۔ کہ شہر مدائن جو دار الخلافہ خاندان کسریٰ تھا۔ عہد حضرت عمرؓ میں سعد بن ابی وقاص جرنیل کے ہاتھ پر فتح ہؤا۔ اور یزد جرد شہر چھوڑ کر بھاگ گیا۔ تو قلعہ ابیض کا سب خزانہ اہل اسلام کے قبضہ میں آیا۔ اور شام کو حضرت عبیدہ بن الجراح نے فتح کیا۔ جس سے یہ بات کھلجاتی ہے۔ کہ تابع متبوع کے حکم میں ہوتا ہے۔ اور جانشین کے ہاتھ پر کسی پیشگوئی کا پورا ہونا۔ در اصل اس اصل امام کی پیشگوئی کا پورا ہونا اور جانشین کے قبضے میں کسی چیز کا آنا در اصل اس امام کے قبضے میں آنا ہے۔

ایسا ہی ایک حدیث ان الفاظ میں بھی ہے ان اللہ وعدنی فارس ثم الروم نساء ھم وابناء ھم اور دوسری حدیث میں ہے ان اللہ اعطانی فارس ونساء ھم یعنے اللہ نے مجھ سے وعدہ کیا۔ اور مجھے بخشے فارس۔ روم اور ان ملکوں کی عورتیں (کنز العمال جلد ۶) حالانکہ فارس اور اسکی عورتیں صحابہ کے قبضے اور ازدواج میں آئیں

**مخاطب سے کبھی اُسکا جانشین بھی مراد ہوتا ہے**

پھر قرآن مجید کا بہ تدبر مطالعہ کرنے سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ مخاطب سے گاہے اسکا جانشین اور اسکی اولاد یا اس کا مثیل مراد ہوتا ہے۔ جیسا کہ بنی اسرائیل کو عہد نبوی میں فرمایا جعلکم ملوکا (تمہیں بادشاہ بنایا) حالانکہ اس خطاب کے وقت وہ بادشاہ

نہ تھے۔

(۲) اِذْ نَجَّیْنٰکُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ میں بتایا کہ تمہیں آل فرعون سے نجات دی۔حالانکہ نجات پانیوالے اور تھے

(۳) یذبحون ابناءکم میں جن سے خطاب ہے۔ انکے بیٹے ذبح نہیں ہوئے تھے۔

(۴) اِتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ اور اِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ میں بچھڑا پوجنے والے اور موسیٰ سے طعام واحد پر صبر نہ کرنے کی شکایت کرنیوالے اور تھے۔ اور وَمَا یُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا یُنْقَصُ مِنْ عُمُرِہٖ میں عمرہ کی ضمیر کا مرجع معمر نہیں ہو سکتا۔ پس بقول حضرت خلیفۃ المہدی جب مخاطبت میں مخاطب کی اولاد۔ مخاطب کے جانشین اور اُسکے مماثل داخل ہوسکتے ہیں۔ تو احمد بیگ کی لڑکی یا اس لڑکی کی لڑکی کیا داخل نہیں ہو سکتی۔ اور کیا آپ کے علم فرائض میں بنات البنات کو حکم بنات نہیں مل سکتا۔

وعدہ منسوخ بھی ہوجاتا ہے۔

اگر آپ یوں نہیں سمجھ سکتے۔ تو میں پارہ ۱۳ سورہ رعد رکوع ۱۲ کی طرف آپکی توجہ منعطف کراتا ہوں۔ جس میں وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ۔ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ فرماکر نشانات کے ظہور کی فلسفی بتادی ہے۔ رسول کا نشان لانے میں کوئی اختیار نہیں ہوتا۔ ہر وقت موعود کے لئے ایک تحریر ہوتی ہے اللہ جس نشان کو بالکل یا جتنے حصے کو چاہے محو کرے یا جس کو یا جتنے حصے کو چاہے قائم رکھے۔ اور ام الکتاب اسی کے پاس ہے

پس اس آیت کی بنا پر ہم کہتے ہیں۔ کہ خدا نے اس نشان کے تیرہ حصوں کو

ثابت رکھا۔ اور جو ہویں کو محو کر دیا۔ وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ۔ وہ اپنے امر دیئے ہوئے حکم کے پلٹنے پر بھی قادر ہے۔

چنانچہ دوسری آیت میں اس سے بھی زیادہ وضاحت کے ساتھ بتایا ہے کہ بعض نشان منسوخ ہو جاتے ہیں۔ یا ان میں تاخیر ڈالدی جاتی ہے۔ اور پھر اس سے بہتر یا اسکی مثل دیا جاتا ہے مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَۃٍ اَوْ نُنْسِہَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْہَآ اَوْ مِثْلِہَا اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہ

(البقرہ ۱۳-۱)

ہم جو کوئی نشان منسوخ کر دیں۔ یا ترک کر دیں تو اس سے اچھا یا اسکی مثل لاتے ہیں۔ کیا تو نہیں جانتا۔ کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پس جب میرے مولے نے اس نشان کو اپنی حکمت کاملہ سے پہلے تاخیر میں ڈالدیا اور پھر ترک کر دیا۔ تو اس سے بہتر اور زبردست ایک نہیں بیسیوں نشان دکھائے جو مخالف پر حجت ملزمہ قائم کرتے ہیں۔ حقیقۃ الوحی ہی پڑھ کر دیکھ لو۔ کہ اس نشان کے بعد کس قدر زبردست نشان دکھائے گئے

**شارہ جیلان کی شہادت**

حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اسی بنا پر لکھتے ہیں اور یہ نشان کا منسوخ ہونا عین منہاج نبوت کے مطابق ہے۔ یجوز ان یعدہ اللّٰہُ الوعد ولا یظہر للعبد وفاء بذالک جائز ہے اللہ کوئی وعدہ اپنے بندے سے کرے۔ اور اسکی وفا ظاہر نہ کرے) اور اسکی وجہ یہ لکھی ہے کہ لان الغیریۃ قد زالت بزوال الھوی۔ کہ غیریت تو خواہش دور ہونے سے دور ہو چکی ۔ پس وہ وعدہ اسکے حق میں ایسا ہے۔ جیسا کوئی شخص کسی فعل کا ارادہ کرے اور پھر اس نیت سے کسی دوسرے کام میں لگادے رفیصیر الوعد حینئذٍ فی حقہ مع اللّٰہ کرجل

عَزَمَ علٰی فِعْلِ شَیْءٍ فِی نَفْسِہٖ وَنَوَاہُ ثُمَّ صَرَفَہٗ اِلٰی غَیْرِہٖ اتنا لکھ کر بحرِ عرفان کے شناور حضرت غوث نے لکھا ہے کالنَّاسِخِ وَالْمَنْسُوْخِ فِیْمَا اَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا نَسَخَ مِنْ اٰیَۃٍ الخ کہ جیسی ہمارے نبی کریم صلعم کو ما ننسخ کی وحی فرمائی۔

پس اس بنا پر میں کہتا ہوں۔ کہ جہاں تک اس نشان کا تعلق اغیار سے تھا۔ اسے پورا کیا۔ باقی جو حصہ رہ گیا۔ وہ اللہ کا اپنے پیارے بندے سے ایک معاملہ تھا۔ اللہ نے جس طرح چاہا اسے کیا۔ آپکو اس پر نکتہ چینی کا کوئی حق حاصل نہیں

**ایک اور شہادت**

وعدوں کے متعلق جو کچھ میں نے لکھا ہے۔ اسکے متعلق مندرجہ ذیل اقتباس کتاب ارشاد الفحول افادۃً للناظرین نقل کیا جاتا ہے

| | |
|---|---|
| قال للشافعی لا یجب الوفاء بالوعد وانما یسمی من لم یف بالوعد مخلفا لا کاذبًا وھٰذ التفصیل جزم بہ سلیم وجری علیہ البیضاوی فی المنھاج وسبقھما الیہ ابو الحسین بن القطان | شافعی نے لکھا کہ وعدہ کی وفا واجب نہیں کیونکہ جو وعدہ کی وفا نہ کرے۔ اُسے مُخلف کہتے ہیں کاذب نہیں کہتے۔ اس تفصیل پر سلیم نے بھی یقین کیا۔ اور بیضاوی نے بھی منہاج میں یہی بیان کیا۔ اور ان دونوں سے پہلے ابو الحسین بن القطان نے یہی فیصلہ دیا ہے |

اسکے بعد شارح اسپر تو اکثر علماء کا اتفاق بیان کرتا ہے کہ وعید جس میں وعدہ ضرور ہوتا ہے۔ کیونکہ ان دونوں میں عموم وخصوص کی نسبت ہے، کے ٹلجانے سے پیشگوئی کا کذب لازم نہیں ہوتا۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے

| | |
|---|---|
| واما بالوعید فلکونہ عفوا لا یمتنع من اللہ سبحانہٗ | اور وعید کا ٹلجانا اللہ تعالےٰ سے ممتنع نہیں۔ کیوں کہ یہ عفو ہے۔ بلکہ |

بل ھو حسن یمدح فاعلہٗ
من غیرہ و یمدح بہٖ فی نفسہٖ
اما فی الوعید فنسخہٗ جائزٌ
کما قال ابن السمعانی۔ قال
ولا یعد ذلک خلفہٗ بل عفواً
و کرماً

زرکشی جو وعدہ کے ٹلنے کا قائل نہیں
یہ اچھی بات ہے۔ اور عذاب ٹلا دینے
والیکی مدح کی جاتی ہے
وہ بھی وعید کے بارے میں کہتا ہے۔ کہ
وعید کا نسخ جائز ہے۔ جیسا کہ ابن السمعانی
نے بھی لکھا اور یہ خلف وعدہ نہیں کہلائیگا
بلکہ اسے عفو و کرم پر محمول کیا جائیگا

غرض وعید کے متعلق تو محققین کا اتفاق ہے۔ کہ وہ توبہ استغفار صدقہ رجوع الی الحق سے ٹلجاتا ہے۔ اور یہ پیشگوئی زیر بحث بھی زیادہ تر بلکہ دراصل ایک وعید پر مشتمل ہے۔ اور نکاح تو اسکی فرع ہے جو بصورت ایمان لانے کے ان لوگوں کے لئے برکات کا موجب ہوتا۔ لیکن جب انہوں نے روگردانی کی تو عذاب سے حصہ پایا۔ لیکن پھر جب ایک حد تک توبہ کی۔ تو عذاب ملتوی کر دیا گیا۔ لیکن اس شوخی کی سزا میں نکاح کی برکات سے حصہ نہ پا سکے۔ اللہ نے اپنے مامور کو تو دوسرے رنگ میں اسکا اجر دیدیا۔ لیکن ان لوگوں کو محروم رکھا۔ اور یہ خلف وعدہ نہیں۔

**چند مثالیں** مثلاً ایک شخص سے وعدہ کیا جائے کہ تم قرآن مجید یاد کرو۔ میں اپنی لڑکی تم سے نکاح کر دونگا۔ اب وہ قرآن شریف یاد کرے۔ لیکن اس میں کوئی اور نقص پیدا ہو۔ مثلاً بدچلنی۔ تو اب وہ اگر لڑکی نہ دے تو ہرگز نہیں کہینگے۔ کہ اسنے اپنے وعدے کا خلاف کیا۔ اسی طرح خدا تعالےٰ نے اپنے مامور کے رشتہ داروں پر ایک انعام کرنا چاہا۔ انعام ایک فضل ہے۔ اس فضل کی جاذب جو حالت چاہیئے تھی۔ جب ان میں نہ پائی گئی۔ تو یہ انعام ان سے چھین لیا گیا۔

دوسری مثال۔ حنین کے روز مسلمانوں کو باوجود وعدہ نصرت و غلبہ (انہم لہم المنصورون و ان جندنا لہم الغٰلبون) شکست ہوئی۔ اور وعدہ فتح و غلبہ اس وقت کیوں پورا نہ ہوا۔ اسکی وجہ اللہ تعالےٰ نے خود ہی فرمائی ہے ویوم حُنَیْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْکُمْ کَثْرَتُکُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْکُمْ شَیْئًا وَّضَاقَتْ عَلَیْکُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّیْتُمْ مُّدْبِرِیْنَ ﴿۵﴾ پ۱۰ ع۱۰ اور حنین کے دن جب تمہاری کثرت نے تمہیں عجب میں ڈالا۔ تو پھر وہ تمہاری کثرت کچھ بھی کام نہ آئی۔ اور زمین باوجود فراخی کے تم پر تنگ ہو گئی۔ اور تم پیٹھ پھیر کر بھاگے دیکھئے عجب اور اپنی کثرت پر غرہ ایک وعدہ کے ایفاء میں آڑے آگیا۔ جس سے

صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ بعض اسباب سے وعدہ میں تخلف جائز ہے

**خاتمہ** معزز ناظرین! میں نکاح والی پیشگوئی پر کافی بحث کر چکا ہوں۔ یہ نشان جو اپنے اندر چودہ نشانات رکھتا ہے بڑی آب و تاب سے پورا ہوا۔ مگر شپرہ چشم نہ دیکھ سکے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ کُنْتُ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَاٰتٰىنِیْ رَحْمَۃً مِّنْ عِنْدِہٖ فَعُمِّیَتْ عَلَیْکُمْ اَنُلْزِمُکُمُوْھَا وَاَنْتُمْ لَھَا کٰرِھُوْنَ اے میری قوم کیا تم نے دیکھا کہ میں اپنے رب کی طرف سے ایک کھلی بات پر ہوں۔ اور اس نے مجھے اپنی جناب سے رحمت کے ساتھ سرافراز فرمایا ہے۔ پس یہ بات تم پر مخفی کر دی گئی۔ تو کیا زبردستی قبول کرواؤں۔ بحالیکہ تم اس سے کراہت کرتے ہو ھود

اِس سے ظاہر ہے۔ کہ نشانات تو پورے ہوتے ہیں۔ مگر منکرین کا گروہ عداوت میں ایسا اندھا ہو جاتا ہے۔ کہ انہیں دیکھ نہیں سکتا۔ اور کہتا ہے۔ کہ یہ وعدہ پورا نہیں ہوا۔ حالانکہ وعدہ ضرور پورا ہوتا ہے۔ مگر اکثر لوگ نہیں جانتے الروم ع۴ (۲) پھر وعدہ پورا ہونے میں کئی باتیں آڑے آجاتی ہیں۔ جو اس اصل کی

کی ماتحت ہیں لا ینال عہدی الظّٰلمین۔ جب وہ لوگ ظلم سے کام لے رہے تھے۔ تو خدا نے اپنی سنت کے مطابق انہیں ان برکات کا وارث نہ بنانا چاہا۔ اور پھر اس پیشگوئی کا اصل اور اکثر حصّہ تو وعید پر مشتمل ہے۔ اور وعید کی پیشگوئیوں کی اصل غایت تو تقویٰ اور نصیحت ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ وَصَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ الْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ۔ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا۔ اور ہم وعید اسلئے بار بار دیتے ہیں۔ تا یہ تقوےٰ کریں۔ اور یہ ان کے لئے نصیحت اور یاد دہانی کا موجب ہو۔ پس جب وعید سے اصل غرض جو ان رشتہ داروں پر خدا تعالےٰ کی ہستی اور اسکے جلال کا اظہار تھا۔ پوری ہو گئی۔ اور ان میں سے بہت سلسلہ کی طرف رجوع کرنے لگے۔ بلکہ داخل بھی ہو گئے۔[1] تو اللہ نے وعید کو ملتوی کر دیا۔ اسوقت تک کہ شوخی و شرارت سے کام لیں۔ باقی رہا نکاح سو وہ تو موقوف تھا ایک موت پر اور وعیدی موت موقوف ہے شوخی و شرارت دکھانے پر۔ لیکن جب الیسا نہ ہُوا۔ تو اللہ نے صرف اتنا ہی کیا۔ کہ اس انعام کو اس قوم سے ہٹا لیا۔ اور اپنے مامور کو کسی اور رنگ میں اسکا اجر دیا۔ اور انکی تو پہلے بھی کوئی اپنی نفسانی خواہش نہ تھی۔ بلکہ اللہ کے حکم سے ایک امر کے لئے اعلان کیا تھا۔ اللہ کے انکے ساتھ ایسے تعلقات تھے جیسے سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔ کہ انکے ساتھ خدا کا وعدہ ایسا ہی ہوتا ہے جیسے کوئی اپنے ساتھ کوئی قرارداد کرے۔ پھر ہر وقت اسے بدلنے پر اختیار رکھتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اس مسئلہ پر خدا کے فضل اور محض اسکی غریب نوازی سے کافی بحث کر دی ہے۔ اللہ تعالےٰ اس مضمون کو نافع للناس بنائے اللّٰھم آمین۔ یہ مضمون میری بہت سی مضطرانہ دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ فالحمد للہ رب العٰلمین

(الحمل)

[1] اسکے لئے ضرور دیکھو صفحہ ۲۱۳

# کلنگوں کی ڈار اور الحمل بحالِ زار

"وطن میں دیارِ محبوب کی یاد"

ہاں ٹھہر جا او کلنگِ دل فگار
زیر و بم رقت بھری آواز میں
انتہا کا سوز پایا جاتا ہے
یاس و حسرت سی قرین تیرا بیاں

بولنا اس درد سے پھر ایک بار
نغمۂ دلکش ہے تیرے ساز میں
یہ کلیجہ منہ کو آیا جاتا ہے
میرے دل میں لے رہا ہے چٹکیاں

تجھ پر کیا بپتا پڑی مجھ کو سنا
رنج و فرقت سہتی ہو کسکے لئے
خانماں برباد ہے کس کے لئے
شوق میں کس کے یہ ہجرت کرتی ہے
آشیانہ چھوڑ کر نکلی ہے کیوں
لوٹکر جانیکا ہے کب تک خیال
تو مسافر کیوں ہوئی بتلا مجھے
تو مری مانند پردیسی ہے کیوں
کہتے ہیں حبِّ وطن ایمان ہے
خوشتر از ملک سلیماں کہتے ہیں
سن کے میری بات اک دانز کی
اور اپنی لے میں یہ سمجھا گئی

کیوں ہوئی اپنے وطن سے تو جدا
کس نے بدلے تجھ سے گن گن کے لئے
با دلِ ناشاد ہے کس کے لئے
کس لئے دن رات آہیں بھرتی ہے
منہ وطن سے موڑ کر نکلی ہے کیوں
میرا ہمیعنی نہیں کوئی سوال
اس سفر میں کیا نظر آیا تجھے
اپنے سر پہ بلا لیتی ہے کیوں
بلکہ یہ ایمان کی بھی جان ہے
اسلئے اکثر گھروں میں رہتے ہیں
سُر نکالی اپنے دلکش ساز کی
جو حقیقت تھی مجھے بتلا گئی

جو وطن والے ہیں۔ ان کو کیا خبر
نیند کیوں آتی نہیں ہے رات بھر
شہر میں دل کس لئے لگتا نہیں
بس نہیں چلتا دلِ بیتاب پر
ہے نگاہِ فتنہ ساماں چیز کیا
گیسوئے پیچاں کی ہے زنجیر کیا
ہائے ان لوگوں نے دیکھی ہے کہاں
پارہ پارہ ہوتا ہے رختِ قرار

عشق کیا ہوتا ہے۔ کیا دردِ جگر
رہتی ہے اختر شماری تا سحر
امن سے بیٹھا نہیں جاتا کہیں
مضطرب رہتا ہے یہ آٹھوں پہر
جنبشِ ابرو و مژگاں چیز کیا
چھوٹنے کی ان سے ہے تدبیر کیا
برق ہوتی ہے تبسّم میں نہاں
آدمی پھرتا ہے پھر دیوانہ وار

سچ کہا جو کچھ کہا تو نے کلنگ
لوحِ دل سادہ تھی اللہ کی قسم
کیا بتاؤں کیا ہوئیں گلکاریاں
انتظارِ یار کی راتیں ہیں یاد
موجزن سینہ میں تھا دریائے عشق
اک طرف موجیں تلاطم خیز تھیں
یعنی اٹھتے تھے بگولے رات دن
کشمکش سے جب بہت گھبرا گیا
چھوڑ دے اپنا وطن گھر سے نکل
چل جہاں تو چاہتا ہے چلتا ہوں
جا کے اس چوکھٹ پہ ہوتا ہوں فدا
اپنے پیارے خویش سارے چھوڑ کر

میں نے بیرنگی میں دیکھا ہے یہ رنگ
ہو گیا نقشِ محبت مرتسم
اور پھر کیا کیا چلی ہیں آریاں
اور اسکے پیار کی باتیں ہیں یاد
وسعتِ دل سے سوا صحرائے عشق
اک طرف فوجیں بلا انگیز تھیں
اور پڑتے رہتے گولے رات دن
میرے جی میں ایکدن یہ آ گیا
اے دلِ ناداں چل بیرونِ دیس چل
لے تری خاطر یہ دلبا دلتا ہوں
گر خدا چاہیگا تو دے گا ملا
رشتۂ الفت اخوّت چھوڑ کر

دشتِ غربت میں بسیرا کر لیا … ہاں مسافر بنکے ڈیرا کر لیا
میں وطن میں بھی ہوں اتبو بے وطن … جاں وہیں ہے گو یہاں ہو میرا تن
جاؤ او پیارے کلنگو جاؤ تم … مجھ پر اک احسان یہ فرماؤ تم
جب مزار میرنا پہ ہو گزر … اُس زمانے میں جو ہے خیر البشر
جو زمیں والوں پہ اتری ہے امان … جس کی ہیں خدمات سرکاری عیاں
سارے شیطاں سامنے جسکے ذلیل … پہلوانِ حضرتِ ربِّ جلیل
دینِ حق کو جسکے آبا ارض پر … اور محافظ ہو گیا ہر فرض پر
واں ادب کے واسطے جانا اتر … بیٹھنا پھر بند کرکے اپنے پر
اپنے منقاروں میں لے جانا سلام … اور پہچانا باخلاص تمام
عرض کر دینا کہ اکمل جاں نثار … آجکل ہے سخت مضطر بیقرار
ڈار سے جیسے بچھڑ جائے کلنگ … پھر اکیلا ہو وہ اپنی جاں سے تنگ
بس یہی ہے حال مجھ غمناک کا … اس غلامِ سیدِ لولاک کا
ناظرِ شام و نگاہِ بوستاں … اور مقہورِ نگاہِ دوستاں
اکمل اندوہگیں جلد آئے گا … اپنی ہستی نذرِ جاناں لائے گا

پیش کر دیگا بصد شوق و شغف
گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

**اطلاع** احباب علت کتب سے البشریٰ و آثار مبارکہ خرید کر فائدہ اٹھائیں

**شکریہ** مرزا جان محمدؐ صاحب شاکر کو خدا جزا خیر دے۔ کہ انہوں نے پہلے مضمون کے متعلق بعض معلومات کے بہم پہنچانے میں امداد فرمائی

مذکورہ بالا آیتوں میں لفظ توفّی کے معنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم اور صحابہ کرامؓ کیا لیا کرتے تھے۔ یا یہ آیتیں اُسوقت تک نعوذ باللہ مجذوب کی ایک بڑ سمجھی جاتی تھیں چونکہ قرائن محولہ مولویصاحب کا اُسوقت کچھ وجود نہ تھا۔ اور خدا کا کلام مہمل و بےمعنی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم اور آپ کے صحابہ کرام لفظ توفّی کے حقیقی معنی موت ہی لیتے ہونگے۔ اور جب یہ معنے بلا نصب قرینہ ہی کئے جاتے تھے۔ تو پھر انکے لئے قرینہ قائم کرنیکی کچھ ضرورت نہ تھی۔ پس مولوی صاحب نے جس قرینہ کا ذِکر کیا ہے وہ محض بے قرینہ ہے۔

مولوی صاحب کے استنباط سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک صالحین و ابرار کے ساتھ مِلنا اور وفات پانا دونوں برابر ہیں۔ یہی وجہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ آپ کونوا مع الصادقین کی تعمیل سے ہمیشہ جی چراتے ہیں۔

مولوی صاحب نے شہادۃ القرآن حصہ اوّل کے صفحہ ۸۲ میں اس بات پر بڑا زور دیا ہے۔ کہ تاج العروس شرح قاموس اور زمخشری کی اساس البلاغۃ میں توفی بمعنی موت کو من المجاز لکھا ہے۔ اسلئے توفی کے معنی موت کا مجازی ہونا ظاہر ہے۔ اِسکے جواب میں گزارش ہے۔ کہ اگر اس اعتبار سے کہ وفا کے معنی کسی چیز کو پورا پورا لینا موت میں بھی پائے جاتے ہیں۔ توفی بمعنی موت کو من المجاز کہا جائے۔ تو یہ امر ہمکو کچھ مضر نہیں۔ کیونکہ دیگر اعتبارات یعنی منقول عرفی و منقول شرعی کی بنا پر توفّی بمعنی موت حقیقی و وضعی معنی کی تعریف میں داخل ہے۔ سچ ہے لولا الاعتبارات لبطلت الحکمۃ

بالفرض والتسلیم کہ توفی کے معنی قبض روح من المجاز ہیں جب اس لفظ کے معنی کے متعلق مولویصاحب یہ اقرارات کر چکے ہیں کہ

(۱) یہ لفظ قرآن شریف میں بمعنی موت مستعمل ہوا ہے شہادۃ القرآن حصہ اول صفحہ ۸۵

(۲) اس لفظ کا اطلاق معنی موت پر بھی صرف اسلئے ہے۔ کہ موت بھی ایک قسم کی توفی یعنی پوری پوری گرفت ہوتی ہے۔ ایضا صفحہ ایضا

(۳) توفی کا اطلاق قرآن شریف میں نیند پر بھی آیا ہے۔ یہ بھی اسی لئے ہے کہ نیند بھی ایک قسم کی توفی یعنے پوری پوری گرفت ہوتی ہے۔ ایضاً صفحہ ایضاً

تو پھر اس لفظ کے معنی موت کرنے میں کوئی دقت پیدا نہیں ہوتی۔ علاوہ بریں جب لغت کی کتابوں میں لفظ توفی بحالت مذکور کے معنی موت اور قبض روح کے ہی لکھے ہیں۔ اور ہر موقعہ پر جہاں یہ لفظ بغرض مذکور استعمال کیا جاتا ہے۔ عربی دان دنیا اس لفظ کے یہی معنی لیتی ہے۔ اور قبض روح مع الجسم کے معنی نہ قرآن وحدیث میں ملتے ہیں نہ لغت ومحاورات عرب میں نہ اہل زبان کا تعامل اسپر پایا جاتا ہے۔ تو پھر نہ معلوم کس بنا پر انی متوفیک کے معنی انی ممیتک لیتے ہوئے مولوی صاحب کو موت آتی ہے۔ اور جب مولوی صاحب کے نزدیک موت بھی ایک قسم کی توفی یعنی پوری پوری گرفت ہوتی ہے۔ تو پھر لفظ توفی کے معنے موت کو ایک قسم کی وضعی اور حقیقی معنے تسلیم کرنے میں ان کی طبیعت خدا جانے کیوں ہچکچاتی ہے۔ خیر آپ لفظ کے معنی موت کو مجازی معنی سمجھ لیں۔ مگر چونکہ لغت ومحاورات عرب اور قرآن وحدیث میں اس لفظ کے معنی ہمیشہ موت اور قبض روح کے لئے جاتے ہیں۔ کوئی اور معنی نہیں کئے جاتے۔ اس لئے آپکا فرض ہے۔ کہ اس لفظ کے مشہور ومتعارف معنی لیں۔ اور عیسائیت کا چھکڑا کھینچنے کے لئے حضرت مسیح کیخاطر اس لفظ کے کوئی اور معنی ایجاد نہ کریں۔

ناظرین! تحقیقات مندرجہ بالا سے ظاہر ہے کہ مولوی صاحب نے اپنے اس دعوے کی تائید میں کہ لفظ توفی کے معنی قبض روح مع الجسم کے ہوتے ہیں۔ کوئی شہادت پیش نہیں کر سکے لہذا پہلی تنقیح کا فیصلہ انکے خلاف کیا جاتا ہے۔

دوسری تنقیح کی بابت یہ گزارش ہے۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے وہ تمام آیات قرآنیہ محولہ بالا جس میں لفظ توفی آیا ہے۔ ایک جگہ جمع کر کے صاف طور پر دکھلا دیا ہے۔ کہ قرآن کریم کا عموماً التزام کے ساتھ اس لفظ کے بارہ میں یہ محاورہ ہے۔ کہ وہ لفظ مذکور کو قبض روح اور وفات دینے کے معنوں پر ہر ایک جگہ استعمال کرتا ہے اور یہی محاورہ تمام حدیثوں میں پایا جاتا ہے۔ چنانچہ اہل لغت کی شہادت و فی الصحاح اذا قبض روحہ میں پہلے نقل کر چکا ہوں۔ پس یہ بات اس امر پر کافی شہادت ہے۔ کہ لفظ توفّی شریعت محمدیہ میں بمعنی موت و قبض روح مخصوص ہے۔ اور چونکہ یہ تخصیص منقول شرعی کی تعریف میں داخل ہے لہذا ثابت ہو گیا۔ کہ لفظ توفی کے مصطلحہ قرآنی اور منقول شرعی معنی موت اور قبض روح کے ہیں

یہ قاعدہ کہ قرآن کریم میں کسی لفظ کے جن معنوں کا التزام کیا گیا ہے۔ وہ معنی واجب التسلیم ہیں۔ مولوی ابراہیم صاحب نے اپنے رسالہ سلم الوصول کے مقدمہ میں لفظ سنت اللہ کے معنوں پر بحث کرتے ہوئے تسلیم کر لیا ہے۔ پس لفظ توفّی کے جن معنوں کا قرآن کریم میں التزام کیا گیا ہے۔ وہ یقیناً واجب التسلیم ہیں۔ مولوی صاحب کی عبارت حسب ذیل ہے

"سارے قرآن شریف میں جہاں کہیں سنت اللہ پر عدم تبدیل کا حکم لگایا ہے ان سب مقامات میں سنت اللہ سے مراد عذاب الٰہی ہے۔ اور قرآن شریف میں اس امر کا ایسا التزام کیا گیا ہے۔ کہ سارے قرآن شریف میں ایک مقام بھی اس سے خالی نہیں۔ سو اللہ تعالے اس عذاب مہلک کی نسبت فرماتا ہے۔ کہ میرے بھیجے ہوئے عذاب کو نہ تو کوئی بدل سکتا ہے۔ اور نہ کوئی ٹال سکتا ہے۔ اس امر کے سمجھنے کا آسان طریقہ یہ ہے۔ کہ انصاف پسند طالب وہ سب مقامات جہاں یہ الفاظ یا انکے ہم معنی الفاظ وارد ہوتے ہیں۔ نکالکر ماقبل و مابعد پر بغور نظر

کرے تو بفضلہ تعالےٰ ان الفاظ کے ساتھ ہی عذاب الٰہی کا ذکر بالتصریح موجود ہوگا پس قاعدہ نظم و ارتباط قرآن کریم میں اسکو اس امر کی تسلیم پر مجبور کر دیگا۔ کہ ان سب آیات میں سنت اللہ سے مراد عذاب الٰہی ہے"

اب ہم مولوی صاحب کی عبارت میں بہ تغیر یسیر کہہ سکتے ہیں۔ کہ سارے قرآن شریف میں جہاں کہیں لفظ توفی (از باب تفعّل) انسان کے لئے بولا گیا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اسکا فاعل ہے۔ وہاں اس لفظ کے معنے موت یا قبض روح کے لئے گئے ہیں۔ اور قرآن شریف میں ان معنوں کا ایسا التزام کیا گیا ہے۔ کہ سارے قرآن شریف میں ایک مقام بھی ان سے خالی نہیں۔ اس امر کے سمجھنے کا آسان طریقہ یہ ہے۔ کہ انصاف پسند طالب وہ سب مقامات جہاں لفظ توفی بحالت مذکورہ قرآن کریم میں وارد ہوا ہے۔ اور جسکا نقشہ حضرت اقدسؑ کا کھینچا ہوا اوپر دکھا جا چکا ہے بغور ملاحظہ کرے تو بفضلہ تعالےٰ اس لفظ کے معنے موت یا قبض روح کے ہی پائیگا۔ قبض روح مع الجسم کے معنے ہرگز نہ پائیگا۔ پس قاعدہ نظم و ارتباط قرآن کریم اسکو اس امر کی تسلیم کرنے پر مجبور کر دیگا۔ کہ ان سب آیات میں لفظ توفی کے معنی موت یا قبض روح کے ہی ہیں قبض روح مع الجسم کے ہرگز نہیں۔ ہاں اگر کوئی انصاف پسند طالب نہ ہو۔ بلکہ عیسائیت کے جھگڑا کھینچنے کا ٹھیکیدار ہو۔ تو وہ ہماری بحث سے خارج ہے۔

بوجوہ مذکورہ بالا دوسری تنقیح کا فیصلہ بھی مولویصاحب کے خلاف کیا جاتا ہے

تیسری تنقیح کی بابت کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ جو شخص اسبات پر سچا ایمان رکھتا ہے۔ کہ قرآن شریف خدا کا کلام ہے۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلّم واقعی رسول اللہ و خاتم النبیین ہیں۔ وہ ایماناً خدا اور رسول کے دستور العمل کو تمام دنیا پر مرجح اور مقدم سمجھیگا۔ بھلا کسی دانشمند غیور مسلمان سے یہ کیونکر ممکن

ہے کہ اصطلاح قرآنی کو چھوڑ کر جاہلیت کے زمانہ کی طرح محض لغت کی پیروی کو اپنا دین وایمان قرار دے۔ اور اہل لغت کی سند کو خدا ورسول کے ارشاد پر مرجح سمجھے ہرگز نہیں۔ اسلئے لفظ توفّی کے معنے خدا ورسول کے کلام سے جو بالالتزام قبض روح اور موت کے ثابت ہوئے۔ یہی معنی مقدم اور مرجح اور واجب التسلیم ہیں۔ لہٰذا اس تنقیح کا فیصلہ بھی مولوی صاحب کے خلاف کیا جاتا ہے

بالآخر مولوی ابراہیم صاحب توفی کی بحث میں شکست یافتہ ہو کر خجالت مٹانے کے لئے شاید اب یہ عذر پیش کریں۔ کہ اگرچہ میں لفظ توفی زیر بحث کے معنے قبض روح مع الجسم قرآن و حدیث و لغات و محاورات عرب سے ثابت نہیں کر سکا۔ لیکن چونکہ مینے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا تھا۔ کہ میں خر سوار یعنی حضرت مسیح ناصری کی گاڑی چھکڑے میں جتا ہوا ہوں۔ اور اُس گاڑی یا چھکڑے کو پورا زور لگا کر کھینچ رہا ہوں پھر میں مکہ معظمہ بھی ہو آیا ہوں اسلئے میرا ڈبل استحقاق ہے۔ کہ بھولے بھالے مسلمان میرے تقدس کے دام میں پھنس کر جو بے سند بات میرے منہ سے سُن لیں اُس پر آمنا وصدقنا کہیں۔ تو اس عذر لنگ کا جواب ہماری طرف سے یہ ہے کہ اے مسکین مولوی صاحب عیسائیت کا چھکڑا کھینچنے کی وجہ سے آپ عیسائیوں اور نیم عیسائیوں کے دلوں میں کیسے ہی عزیز کیوں نہ سمجھیں جائیں۔ مگر مقدس اسلام کے سچے پیرو چونکہ خدا ورسول کے دستور العمل کو سب پر مقدم رکھتے اور اُسکے خلاف کسی کی بھی نہیں سنتے۔ اسلئے آپ کے علم و تقدس کا افسون ہم پر ہرگز اثر نہیں کر سکتا ہ

علم آں بود کہ نور فراست رفیق اوست ✤ ویں علم تیرہ را بہ پشیزے نمی خرم

فارسی سمجھ میں نہ آئے تو میں آپکو اردو میں سمجھاتا ہوں۔ رباعی

عیسائیت کا چھکڑا اب بھی جو کھینچتا ہے ✤ اسلام سے تعلق اسکو نہیں ذرا ہے

علم و عمل کا دعوے اُسکا فریب ہے سب ✤ ایسا جو مولوی ہو دجال کا چچا ہے

اے محبانِ اسلام و عاشقانِ رسولِ انام! کیا آپکی غیرت اسلامی اس بات کو روا رکھتی ہے۔ کہ بعض دجال اسلامی لباس میں . . . . عیسائیت کا چھکڑا کھینچنے پر علانیہ فخر کریں۔ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو بات بات میں سید المرسلین و خاتم النبیّین حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر فضیلت دیں وہ اسلام کے بہی خواہ اور مسلمانوں کے سچے ہمدرد سمجھے جائیں ہمجھے امید ہے۔ کہ آپ کی غیرتِ اسلامی اس بات کو ہرگز روا نہ رکھے گی۔

بھائیو! خوب یاد رکھو کہ ایسے مولویوں کے وجود سے اسلام کو نقصان کے سوائے کچھ فائدہ نہیں ہاں اگر یہ کہو کہ ایسے مولویونکی بدولت قیامت یاد آتی اور آیت کریمہ مثل الذین حملوا التوریٰة ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل اسفاراً ط بئس مثل القوم الذین کذبوا بایٰت اللّٰہ ط واللّٰہ لا یھدی القوم الظّٰلمین کی تفسیر مثل تصویر آنکھوں کے سامنے پھر جاتی ہے۔ تو خیر اس سے ہمیں بھی انکار نہیں۔ ہم یہی کہدینگے۔ کہ جناب درست و بجا فرماتے ہیں۔ اور کسی کا یہ شعر بہت صحیح ہے ؎

ایسے ملانوں سے ہے اسلام کو یہ فائدہ ✤ یاد آتی ہے قیامت انکے لچھن دیکھکر

مولوی ابراہیم آگے چلکر توفی کے معنے کی تعیین کے لئے قرائن کا لحاظ کرنا ضروری سمجھتے۔ اور اسی پر بحث چھیڑ دیتے ہیں۔ ہم دکھلا چکے ہیں۔ کہ لفظ مذکور کے معنی قرآن و حدیث و لغت عرب میں بلا لحاظ قرائن موت اور قبض روح کے لئے جاتے ہیں اسلئے توفی کے معنے معلوم کرنیکے لئے قرائن کی بحث غیر ضروری معلوم ہوتی ہے مگر چونکہ ایک محقق کی حیثیت سے بغرض کامل تحقیقات ان قرائن پر بھی لحاظ کر لینے میں کچھ حرج نہیں معلوم ہوتا۔ لہذا اب مولوی صاحب کے قرائن پیش کردہ

پر نظر ڈالی جاتی ہے۔
قرآئن کی بحث میں مولوی صاحب نے مفسّرین کے اقوال سے استدلال کیا ہے۔

ان اقوال میں سے ایک قول صاحب تفسیر کبیر کا ہے۔ کہ انی متوفیك صرف توفی کے حاصل ہونے پر دلالت کرتاہے۔ اور توفی جنس ہے۔ جس کی کئی انواع ہیں بعض موت کے ساتھ اور بعض آسمان پر اٹھائے جانے سے۔ پس جب اسکے بعد رافعك الیّ فرمادیا۔ تو یہ تعیین نوع کے لئے قرینہ ہؤا اور تکرار نہ ہؤا"

**ریویو نگار** - چونکہ صاحب تفسیر کبیر نے اس امر کی تائید کے لئے کہ توفی کے ایک نوع آسمان پر اٹھائے جانے سے معین ہوتی ہے۔ کوئی سند پیش نہیں کی اور انکا یہ قول جمہور اہل لغت اور نیز قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔ اسلئے لائق التفات نہیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسی ہی بے تکی باتوں کی وجہ سے حضرت مولانا روم رح رازی صاحب کی شان میں فرمایا ہے ؎

گر باستدلال کار دیں بُدے ✤ فخر رازی راز دار دیں بُدے
پائے استدلالیاں چوبیں بود ✤ پائے چوبیں سخت بے تمکین بود

ہاں اگر آسمان پر اٹھائے جانے سے وفات کے بعد مومنین کی ارواح کی طرح روح کا رفع مراد لیا جائے تو ہمیں اسکے مان لینے میں کچھ عذر نہیں۔

پھر مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ اگر توفی کو نوع موت میں معین کریں۔ تو بموجب مذہب حضرت ابن عباس رض آیت میں تقدیم وتاخیر ہوگی۔ . . .
اور نیز تفسیر معالم میں ضحاک شاگرد حضرت ابن عباس سے اسکی تصریح موجود ہے"

مولوی صاحب کی اس تحریر سے ثابت ہے۔ کہ حضرت ابن عباس رضؓ اور اُنکے شاگرد ضحاک نے توفی متعلقہ آیۂ کریمہ انی متوفیك کو نوع موت میں معین کیا ہے۔ یہ امر کہ حضرت ابن عباس اور ضحاک کا مذہب تقدیم و تاخیر آیت ہے۔ یا کیا ایک جداگانہ بحث ہے جس پر علیحدہ نظر کیجاوے گی۔ مذہب اُنکا جو کچھ بھی ہو۔ مگر حضرت ابن عباس اور اُنکے نامور شاگرد ضحاک نے توفی کو جو نوع موت میں معیّن کیا۔ اس سے یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہو گئی۔ کہ انہوں نے رافعك الیّ کو توفی کے معنے قبض روح مع الجسم لینے کے لئے صاحب تفسیر کبیر اور اُنکے مقلد مولوی ابراہیم کی طرح کوئی قرینہ قرار نہیں دیا۔ کیونکہ موت میں صرف روح قبض ہوتی ہو۔ ہاں نوم میں روح قبض ہوتی ہے۔ روح اور جسم دو نو قبض نہیں کئے جاتے۔

پھر مولوی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ تفسیر خازن۔ ابن کثیر۔ درمنثور فتح البیان معالم۔ کبیر وغیرہ میں ہے۔ کہ اس آیت کے دوسرے معنے ہیں۔ کہ توفی سے مراد نیند ہے۔

مولوی صاحب کی اس تحریر سے ظاہر ہے۔ کہ ان تمام تفاسیر مذکورہ بالا کے مصنف رافعك الیّ کو توفی کے معنے لینے کے لئے قرینہ ہرگز قرار نہیں دیتے۔ کیونکہ ہر شخص جانتا ہے۔ کہ نیند میں صرف روح قبض ہوتی ہے

پس یہ تمام شہادتیں جو مولوی صاحب نے ابتک پیش کی ہیں۔ مولویصاحب کے خلاف ہیں۔ اور خود مولویصاحب بھی انکو بالکل حق اور مطابق واقعہ نہیں مانتے

چنانچہ وہ صفحہ ۲۸ پر لکھتے ہیں

"اگر اس آیت میں توفی سے اسکی تیسری نوع رفع مراد لیجائے۔ جو بالکل

# شذرات

## خانہ کعبہ میں یونیورسٹی

مولوی شبلی نعمانی کی اس تحریک کے مخالف و موافق بہت بحث ہو رہی ہے۔ مگر میں ایک اور نقطۂ خیال سے یہ رائے دیتا ہوں کہ وہاں یونیورسٹی نہیں چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ نے اس کو اپنی ہستی کا ایک نشان بنایا ہے اور اسکا رینلا میدان۔ اور وہ بیت عتیق باوجود اسکے کہ ظاہری رنگ میں کوئی اسباب کشش اپنے اندر نہیں رکھتا۔ مگر اس میں ہر فج عمیق سے لوگ دیوانہ وار چلے آتے ہیں حج کے جس قدر ارکان ہیں۔ ان میں بھی یہی عاشقانہ انداز ہے۔ جو دنیاوی عقل و فکر کے ترازو میں نہیں آتا۔ یہ وہ مقام ہے جہاں پر آکر یہ علوم ظاہری ختم ہو جاتے ہیں۔ اور معارف و حقائق کا ایک نیا در کھلتا ہے وہاں ان یونیورسٹیوں کی گنجائش نہیں۔ ع کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

## مخالفت سنت نبوی

بارہا امت محمدیہ کا موجودہ طرز عمل دیکھ دیکھ کر انگشت بدنداں رہجاتا ہوں۔ اور کچھ سمجھ نہیں آتا کہ الٰہی یہ کیا ماجرا ہے عید اضحی چونکہ نبی علیہ السلام کا حکم تھا۔ اسلئے اسکے امتناع پر یہ زور شور کہ کوئی عید نہ منائے سوگ کرو۔ اور قربانیاں نہ دو۔ اور جب اپنی خود ساختہ عید میلاد کا وقت آیا۔ جس کا ثبوت نہ صحابہؓ سے ملتا ہے۔ نہ تابعین سے تو باوجود اسکے کہ ترکوں کی حالت اس سے زیادہ نازک وخراب تھی۔ پر زور مضامین شایع کیئے گئے کہ اسے منایا جائے شرم! جو چال چلتے ہیں۔ الٹی ہی چلتے ہیں۔ تا کہ کوئی قدم جادہ سنت نبوی پر بھولے سے بھی نہ پڑے

## مسیح موعود کی کامیابیاں

اخبار پڑھتا ہوں۔ اور بعض اوقات سجدہ میں گرا جاتا ہوں۔ کیونکہ وہ باتیں وہ اصلاحیں جو مجدد

الف آخر نے پیش کیں۔ اور ان مدعیانِ اسلام نے انہیں حقارت سے ردّ کیا۔ اب حالات سے مجبور ہو کر خود مان رہے ہیں۔ تازہ واقعات کی ذیل میں مولوی شبلی نعمانی و مولوی عبدالکریم کا قضیہ ہے۔ ایک مضمون ندوہ میں جہاد پر شائع ہوتا ہے کہ جہاد مدافعانہ اور حملہ آورانہ دونوں طرح پر ہے وغیر ذالک۔ نہ صرف مولوی شبلی بلکہ ندوہ کی جنرل کمیٹی اسپر اظہار افسوس کرتی اور کہنے والیکو معطل کرتی ہے۔ اور یوں وہ علماء و فضلاء اور انکے عمائد حضرت مسیح موعود کے مذہب دربارہ جہاد سے اتفاق کرتے ہیں۔ اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال

**ظہور مہدی** اخباروں میں پکار پکار کر رو رو کر کہا جاتا ہے۔ امام مہدی خروج فرمائے یا یہ اسکے ظہور کا وقت ہے۔ المنیر یکم اپریل ۱۳ء میں ایک نظم چھپی ہے

کملی والے بھیجے خبر یا | بعثت مہدی کا مژدہ سُنا جا
سید جملہ کی یہ دُعا ہے | مہدی برحق آجا آجا

دوسرے صاحب کہتے ہیں

تیرے قربان میری گیسوؤں والے آقا | اب تو بردلمبنی رُخ سے ہٹا دے آقا
قیدیوں اور یتیموں کی دعا ہے آقا | نکل آ ایکے ملائیک کے رسالے آقا
تیرا اجلال جو تکلیف نہ فرمائے گا | پیکر مہدیٔ موعود میں کون آئیگا
نگراں لوگ ہیں مسجدِ اقصٰی بھی ہیں | اقتدا کے لئے تیار مسیحا بھی ہیں
شام سے جلوہ نما ہو کہ خراسان سے آ | آخدا کے لئے آجا ہے جس عنوان سے آ

**میں بشارت دیتا ہوں کہ وہ موعود آچکا مبارک وے جو ایمان لائے**

**لاتا میری دوربین** ایک صاحب تھے شارٹ سائٹ خیر سے نمبر ۲ ۔ ۶ ۔ ۱۰ کی عینک بھی کام نہ دیتی تھی۔ اسلئے آپ ایک دوربین اپنے پاس رکھتے جب

کوئی شے متحرک سجھائی پڑتی۔ تو فرماتے لانا میری دوربین

یہی حال ہے ہمارے مسلمان کہلانیوالونکا کچھ رقم مسلم یونیورسٹی کے لئے جمع کر بیٹھے ہیں۔ اب کوئی مشکل پیش آگئے۔ بس جھٹ اعلان کر دیا جاتا ہے۔ لانا ہمارا اسلم یونیورسٹی کا روپیہ تاکہ یہ مشکل حل ہو جائے۔ کعبہ میں یونیورسٹی بنے تو اس روپے سے اسلامیہ کالج لاہور میں سائینس کی تعلیم کا انتظام ہو۔ تو اس روپے سے ترکوں کو قرض دیا جائے تو اس روپے سے غرض سب کام اسی سے ہونگے۔ کیا کم ہمتوں اور کوتاہ اندیشیوں سی باتیں ہیں

## ریویو

**حالات نواب دبیر الدولہ** سر سید کے نانا کے دلچسپ سوانحات عمر جسکے اخیر میں سر سید کی والدہ کی حالات بھی نہایت عمدگی سے مرتب کئے گئے ہیں یہ پچاس صفحے کا رسالہ ۲ر ملیگا۔

**حکمت کے موتی** وادی کشمیر کے تاریخی خزانوں سی یہ تمام سبق آموز اقوال عبرت انگیز شلوک اور معنی خیز نکتے سنسکرت زبان۔ کی نہایت مشہور اور مستند تاریخ کلمل راج ترنگنی سے انتخاب کئے گئے ہیں۔ پہلے شلوک کا ترجمہ لکھا ہے۔ پھر اسکے متعلق وہ تاریخی واقعہ ہے جس کی بنا پر وہ سبق آمیز یا عبرت انگیز معنی خیز قول ہے۔ یہ رسالہ بہت مفید اور لٹریری دنیا میں قیمتی اضافہ ہے۔ مصنف راج ترنگنی کے حالات بھی دئے ہیں قیمت ۴ر

**مکمل تاریخ کشمیر حصہ سوم** جس میں سکھوں کی ستائیس سالہ عہد حکومت کشمیر کا مفصل بیان ہے۔ اور اس ضمن میں سلطنت لاہور اور حکمران خاندان کی باہمی خانہ جنگیوں اور عبرت انگیز تباہیوں کا ذکر ہے۔ فوق صاحب نے اس کتاب سے تاریخ کی بہت خدمت ادا کی ہے قیمت ۱ر مجلد ۱۲ر ملنے کا پتا ہیں اسکے مصنف و مولف منشی محمد دین

صاحب فوق ایڈیٹر کشمیری لاہور سے منگوائیے

**مکتوبات احمدیہ جلد دوم** جس میں سیدنا المسیح الموعود کے وہ مکتوبات ہیں۔ جو آپ نے ہندو آریہ۔ برہمو لیڈران کے نام لکھے۔ ان خطوط میں انکے مذاہب کی تردید اور اسلام کی حقانیت کے زبردست دلائل ہیں۔ جو ہر مناظر کے لئے بہت مفید ہو سکتے ہیں اور میرے نزدیک تو ہر احمدی کی پوزیشن موجودہ زمانہ میں ایک مناظر کی ہے۔ اسلئے میں پرزور الفاظ میں اسکی خریداری کی تحریک کرتا ہوں قیمت ۸ر حجم ۹۰ صفحے ملنے کا پتہ بدر قادیان

**ہینڈ بل نمبر ۲** احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن کوچہ چابکسواراں لاہور کا ہینڈ بل نمبر ۲ بعنوان "امام وقت کی بیعت ضروری ہے" شائع ہو گیا جس میں نہایت دلاویز طرز میں آیات و احادیث و شہادات اولیاء کبار سے ہر صدی کے سر پر ایک مصلح و مجدد کی ضرورت اسکی بیعت کا وجوب اور اسکی اطاعت پر نجات کا مدار ثابت کیا ہے اور ہینڈ بل نمبر ۳ میں بعنوان "چودھویں کا چاند" بتایا ہے۔ کہ اس صدی کا مجدد مسیح و مہدی ہونا چاہیئے۔ اور اسکے ظہور کے لئے یہی صدی چار دلائل قاہرہ سے ثابت کی ہے۔ احباب محصول ڈاک بھیجکر منگوائیں اور تقسیم کریں۔ اللہ تعالے نوجوانوں کے مساعی کو مشکور فرمائے آمین

## البشریٰ حصہ اول

اگر آپ ان الہامات اور کشوف اور رؤیا کو دیکھنا چاہتے ہیں جو امام آخر الزمان

**مسیح موعود ع**

پر نازل ہوئے۔ تو ۱۲ر یہ کتاب جلد منگوا لیجے۔ دفتر تشحیذ قادیان ضلع گورداسپور

**نصائح ثبوت** یہ دو ٹریکٹ نہایت خوشخط اور عمدہ کاغذ پر صوفی احمد الدین ملک مبارک علی۔ قاضی حبیب اللہ صاحبان کے اتحاد ثلاثہ کی موحدانہ کوششوں کا

نتیجہ ہیں۔ اور ان میں خصوصیت یہ ہے کہ جو کچھ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہی لکھا ہوا ہے۔ ثبوت میں حضرت اقدس ؑ نے اپنے دعوے کا ثبوت دیا ہے اور اپنے تئیں بہ حیثیت رسول کے پیش کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ خدا نے میرا نام محمدؐ و احمدؐ رکھا۔ بارک اللہ سعیھم۔ احباب قاضی حبیب اللہ بیڈن روڈ لاہور کے پتہ پر منگوائیں

**سرمہ نور بصر** دھند جالا غبار ککرے کے لئے مفید فی شیشی ۸؍ اور سرمہ سفید خارش چشم کے لئے مفید فی شیشی ۸؍ پیر برکت علی بمقام رنمل ڈاکخانہ پنڈی کالو (گجرات) سے منگوائیے۔ پیر صاحب بہت نیک و متقی احمدی ہیں۔ میں سفارش کرتا ہوں۔

**استجمار** حکیم حاذق ماسٹر عبد العزیز صاحب نے یہ دھونی تیار کی ہے۔ جس سے مکان اور کپڑے صاف ہو جاتے ہیں۔ حدیث میں استجمار کی تاکید ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح تاکید فرماتے ہیں۔ کہ ہر مومن کو چاہئیے کہ وہ کم از کم ہفتہ میں ایکبار اپنے کپڑوں اور مکانوں کو دھونی دے احباب بذریعہ تشحیذ قادیان وی۔ پی کی درخواست کریں۔

**مساوات** یہ اخبار ہفتہ وار الہ آباد مساوات پریس سے بہ ادارات مسٹر نذیر احمد علیگ نکلتا ہے۔ متانت سے ہر معاملہ پر بحث کرتا ہے۔ غنیمت ہے ۱۶ صفحے سالانہ چار روپے

**مرقع** نثر و نظم کا عمدہ مجموعہ اور میرے خیال میں یہ پہلا گلدستہ ہے۔ جس نے اعلان کیا ہے کہ کوئی شعر ایسا شائع نہ ہوگا۔ جس میں احکام الٰہی کا استخفاف پایا جائے۔ ادبی ترقی کے شائقین شعر و سخن کا مذاق رکھنے والے اور گلدستوں سے اسے ترجیح دیں۔ پتہ نامی پریس شاہجہانپور

**آثار مبارکہ** حضرت مسیح موعود کی ڈائری کو با ترتیب تاریخوار راجہ منظور الہی صاحب نے جمع کرنا شروع کیا ہے۔ جو بہت بابرکت اور مفید اور قابل ستایش کام ہے اللہ انکی ہمت میں برکت دے۔ یہ ۲۴ صفحے کا رسالہ (حصہ اول) بطور نمونہ شایع کیا ہے تا مستقل خریدار اپنے نام درج کرالیں۔ اسکے پڑھنے سے اس عہد خوشتر کے صبح و شام کے دربار اور سیر کی کیفیت آنکھوں میں پھر جاتی ہے۔ ان کلمات طیّبات میں حضور نے عجیب عجیب معارف وحقائق فرمائے ہیں پیارے امام کی پیاری پیاری باتیں ایک آنہ قیمت بناتے شرم آتی ہے۔ آہ! اسی کی باتوں کو سننے کے لئے بڑے بڑے اولیاء اور خلفاء اور بادشاہ فوت ہو گئے مبارک ہیں ہم جو مفت میں سنتے ہیں۔ دوستو! دوڑو اور ۱؍ کے ٹکٹ بھیجکر تشحیذ قادیان سے منگواؤ

## البشریٰ ۴؍

# مجموعہ الہامات حضرت مسیح موعودؑ

کے

# خریداروں سے خاص رعایت

| نام کتاب | قیمت اصلی | قیمت رعایتی | خلاصہ مضمون |
|---|---|---|---|
| ۱۔ مجربات نور الدین حصہ سوم | ۱۰؍ | ۴؍ | شاہی طبیب حکیم حاذق حضرت مولنا نور الدین صاحب کے مجربات نہایت مفید نادر نسخے |
| ترجمۃ القرآن پ۲۴ | ۷؍ | ۶؍ | کون نہیں جانتا۔ کہ آجکل ایسی تفسیر |

| نام کتاب | قیمت اصلی | قیمت رعایتی | خلاصہ مضمون |
|---|---|---|---|
| ترجمۃ القرآن پ ۲۵ | عہ | ٦ر | کی ضرورت ہے جس میں آیات کا ربط بتلایا |
| " پ ۲٦ | عہ | ٦ر | گیا ہو۔ اور ان دلائل کو کھولکر لکھا گیا ہو جو قرآن مجید ہر آیت میں اپنے دعویٰ کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ اور جو دوسری الہامی کتابوں سے منجملہ امتیازی نشانات کے ہے شیخ یعقوب علی صاحب کے یہ تفسیری پارے اس ضرورت کو پورا کرتے ہیں حجم قریباً ۸۰ تا ۱۰۰ صفحہ ہے ہر پارہ کا |
| تحفہ سالانہ جلسہ ۱۹۰۷ء | ع | ۴ر | یعنی حضرت مسیح موعودؑ خلیفۃ المسیح مولوی عبدالکریم صاحب کی تقاریر کا مجموعہ جو نہایت نادر اور معارف حقائق کا گنجینہ ہر ۲۰۰ دو سو صفحہ |
| حقیقت نماز | ع | ۵ر | جس میں نماز کی حقیقت اور اُسکے متعلق ضروری مسائل اور ارکان نماز کا فلسفہ بیان کیا گیا ہے بے نظیر کتاب ہے آخر میں چند سورتوں کے عجیب و غریب تفسیر ۲۰×۲٦-۲۰۷ صفحہ |
| النصح | ۲ر | ۃر | یہ ایک رسالہ ہے جس میں نبی کریم صلعم کے ظہور کی بشارت کتب سابقہ سے دکھائی گئی ہے اور اسکے ساتھ ایک نہایت دلسوز |

| نام کتاب | قیمت اصلی | قیمت رعایتی | خلاصہ مضمون |
|---|---|---|---|
| | | | مسدس ہے احباب منگاکر حظ روحانی اٹھائیں |
| ردّ چکڑالوی | ۵ر | ۲ر | چکڑالوی کا فتنہ سخت ہے مگر یہ اسکا ردّ بھی بہت ہی سخت ہے حجم سو صفحہ |
| عمدۃ الاحکام | عہ | عمہ | بخاری اور مسلم کی صحیح احادیث کا مجموعہ مترجم اردو با اعراب خوشخط پسندیدہ امیر المومنین |
| خطبات نور حصہ اول | ۸ر | عہ | حضرت امیر المومنین کے خطبات کا مجموعہ جو عید و جمعہ پر آپ نے پڑھے حقائق و معارف کا خزینہ |
| " " دوم | ۱۰ر | | |
| امتیازی نشانات مسیح موعود | | ار | وہ نشانات جن سے مسیح موعود دوسرے اولیاء امت محمدیہ بلکہ بعض انبیاءؑ سے ممتاز ہو مع محصولڈاک ۱۰ر کے ٹکٹ بھیجکر منگوالیں |
| طبیب روحانی | ۲ر | ار | بعض روحانی امراض کا علاج قرآن اور احادیث خوشخط بچوں کے پڑھانے کیلئے |
| ادعیۃ الاحادیث | ار | سر | احادیث کی وہ دعائیں جو مختلف مقامات وحالات کے مناسب رسول کریم صلعم نے فرمائیں |
| ہدایات دربارہ معاملات | ۲ر | ار | معاملات کے بارے میں احادیث نبوی سے مسائل |
| ظہور المسیح | ۶ر | ۳ر | مسیح موعود کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کا ثبوت تمام مخالف کتابوں کے سامنے رکھکر لکھا ہے۔ |

**سفوف ہاضمہ** حکیم حاذق عبدالعزیز صاحب نے یہ سفوف پچیس دواؤں کا مرکب تیار کیا ہے جو ہضم کے فعل کو بہت قوی کرتا ہے ہاضمہ ہو تو صحت بھی اچھی ورنہ قسم قسم کی بیماریوں کا نشانہ آٹھ آنہ میں مہینے کی خوراک منگواکر تجربہ

**ہینڈ بل نمبر ۹** مجمع الاخوان کے نویں ٹریکٹ میں عقائد احمدیہ اور تعلیم المہدی کا اندراج ہے یہ دو ورقہ ایک لاکھ کی تعداد میں شائع ہونا چاہیئے احباب جی کھولکر مدد دیں اور تعلیمیافتہ ہر احمدی اسے جیب میں رکھے تا تبلیغ کے وقت کام آئے لاہوری پیر بخش نے جو احمد نبی اللہ پر شرک و بدعت پھیلانیکا الزام لگایا تھا اسکا جواب بھی ہو گیا جزا ہم اللہ اکو چھپوا کر بھجوا اسال ہو

**پیغام** خدا کے برگزیدہ مسیح کا ۱۶ صفحے جس میں وفات مسیح کے بہت سے دلائل خود حضرت حجۃ اللہ کے اپنے قلم سے لکھے ہوئے موجود ہیں بہت ہی مفید مفت محصولڈاک بھیجکر منگوایئے خدا ہمارے دوستوں پر اپنے بیش از بیش فضل کرے۔ قاضی حبیب اللہ بیڈن روڈ لاہور

**دو عیسائیوں کا محاکمہ** تورات اور قرآن مجید کا مقابلہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے محمد یمین تاجر کتب قادیان قیمت ۲ ر

**عیسائی مذہب کا فوٹو** فرشتہ خصلت مولوی شیر علی صاحب بی اے کا صلیب شکن مضمون جو ریویو اور بدر میں شائع ہو چکا ہے اس میں مغربی دنیا کی موجودہ ترقی کو انکے مذہب کی صداقت کی دلیل نہیں بلکہ حسب انجیل شیطان کے سجدہ کا نتیجہ دکھایا ہے الگ کتابی صورت میں محمد یمین صاحب نے چھپوایا ہے قیمت ا ر

**قرآن کریم اور علیسی ؑ** محمد فقیر اللہ خاں صاحب بی اے علیگ سب انسپکٹر مدارس ضلع مظفر نگر کا ٹریکٹ مفت جزاہ اللہ

**نیوگ** دہرمپال بی اے کا کارنامہ نیوگ کی صورت میں ظاہر ہوا ہے جو ۱۲۶ صفحے کا رسالہ ہے آپنے پہلے ۱۱۲ صفحے میں مہاراجہ بچتر اور اسکی ماں اور پانڈو کورو ویدھشٹر بھیم ارجن نکل وغیرہ کی پیدائش کو نیوگ کے ذریعہ بتایا ہے پھر سوامی دیانند کے دلائل پر جرح کی ہے وہ جانیں اور آریہ سماج قیمت ۸ ر

**فیضان سنوسی** خواجہ حسن نظامی نے رسالوں کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے جس میں وہ ظہور مہدی کی خبر سناتے ہیں کہ یہی وقت ہے کہ جسکے لئے بہت سی بزرگوں کی پیشگوئیاں ہیں اور انگلستان کیم اسلام لانیکی خبر بتاتے ہیں اس سلسلہ کا پہلا ہدیہ مسلم شاہسوار لنڈن (خواجہ صاحب) کے نام پر ڈیڈیکیٹ کیا گیا ہے وہ بعض اعتراضوں کا جو انکے خیالات پر کئے گئے جواب دیتے ہیں چند وظائف سنوسیہ درج کئے ہیں اور کچھ پیشگوئیاں کہ مہدی ۱۳۰۰ھ تک ظہور ہر فرمایگا اور آجکل کی مسلمانوں کی حالت دکھائی ہے انتظار کرو آخر زمانہ کے کہ مہدی آئیگا قیمت ۸ ر پتہ نظام المشائخ دہلی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۶۴

نمبر۵

سو برس سے تمام ہندوستان میں لاکھوں آدمیوں کی آزمائش کی ہوئی وہی مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی



# فصلی بخار و طحال کی دوا

آجکل سینکڑوں اشتہار فصلی بخار و طحال کے دوا کا آپ دیکھتے ہونگے ان میں عموماً کونین ہوتی ہے اسلیئے یہہ دوائیں بخار کو کچھ وقت تک روک دیتی ہے لیکن آرام نہیں کر سکتی ایسے بخار کیلئے ڈاکٹر ایس کے برمن کی فصلی بخار کی دوا چند روز میں ایکدم آرام کرنیکا دعوی رکھتی ہے اور عوام کا فائدہ مدنظر رکھکر قیمت بھی کم رکھی ہے اس میں تین خاص صفتیں ہیں (۱) یہ ملیریا کے کیڑوں کو مار دیتی ہے اسلیئے چار پانچ خوراک کے استعمال سے بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے (۲) یہ خون کو گاڑھا کرتی ہے اور اسکے خرابیونکو مٹاتی ہے (۳) یہ تلی کو گلا دیتی ہے قیمت شیشی کلان ۱۴؍ محصولڈاک ۶؍ شیشی خورد ۸؍ محصولڈاک ۵؍ دو شیشی ۶؍

## داد کا مرہم - داد کا مرہم

کھجلانیسے آرام کرنا بہتر ہے

اسکے لگانیسے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی ایک مرتبہ لگانیسے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے دو تین مراتب کے استعمال سے ایکدم اچھا ہو جاتا ہے جب کسی دوا سے فائدہ نہیں ہو تو اسکی بھی آزمائش کیجئے دیکھئے مہاراجہ کیا لکھتے ہیں مہاراجہ کیا لکھتے ہیں مہاراجہ کمار شرمیان بکر و بیشور سنگھ شنکر پور ضلع بھاگلپور سے لکھتے ہیں کہ یہ دوسرا اتفاق ہے کہ آپکے داد کی مرہم نے جادو کا اثر کیا جس سے میں ہر وقت کی پریشانی سے نجات پائی آپکا تہ دل سے مشکور ہوں قیمت فی ڈبیا ۴؍ محصولڈاک ۶؍ ڈبیا تک ۵؍ ۱۲ ڈبیا ۶؍

نوٹ۔ ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتی ہے

**ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ**